FRI.18.Sept.2026
VOLUME: 21 NO: 219
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ · ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 18/ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 219
05/ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

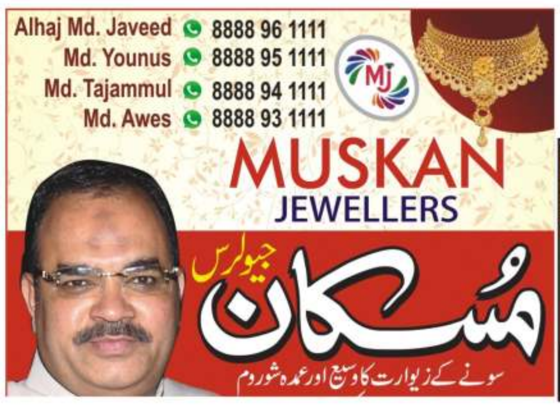

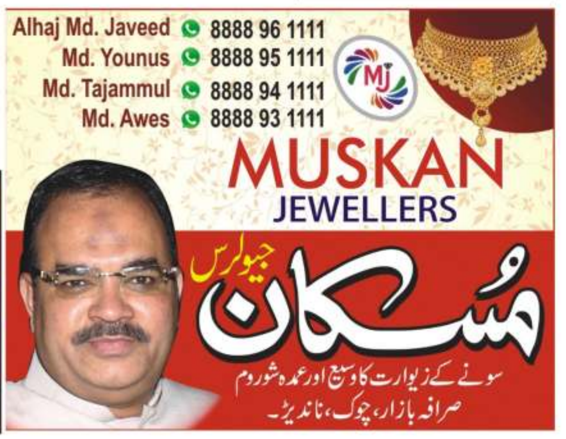

'جشن سے فرصت ملے تو زمینی حقیقت دیکھیں'

مودی کی سالگرہ پر ایم پی میں 25 لاکھ دیے جلانے پر راہل گاندھی کا حملہ

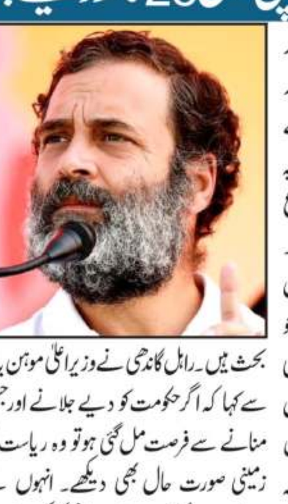

بھوپال: ۱۷ستمبر (ایجنسی): وزیراعظم نریندر مودی کی 76ویں سالگرہ کے موقع پر مدھیہ پردیش کے اجین میں شپرا ندی کے کنارے 25 لاکھ دیے جلانے کی تیاری کی گئی ہے۔ یہ پروگرام ریاستی حکومت کی جانب سے شروع کیے جارہے 'سیوا سنکلپ مہا ابھیان' کا حصہ ہے۔ دوسری جانب لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے اسی موقع پر مدھیہ پردیش حکومت کو ریاست کی صحت، تعلیم اور بنیادی سہولتوں کی صورت حال کے معاملے پر نشانہ بنایا ہے۔ راہل گاندھی نے ایکس پر جاری اپنے بیان میں بالاگھاٹ میں قبائلی بچوں کی اموات کا حوالہ دیتے ہوئے ریاستی حکومت پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ علاقے میں 30 سے زیادہ قبائلی بچوں کی بیماری اور غذائی قلت کے درمیان موت ہو چکی ہے اور بنیادی صحت کی سہولتوں کی کمی بھی ایک مسئلہ ہے۔ مختلف رپورٹس کے مطابق بالاگھاٹ کے قبائلی علاقوں میں جون سے اب تک 30 سے زیادہ بچوں کی اموات کی اطلاع سامنے آئی ہے، جبکہ بیماریوں کی وجوہات میں خسرہ، ملیریا، غذائی قلت اور دیگر عوامل زیرِ بحث ہیں۔ راہل گاندھی نے وزیراعلیٰ موہن یادو سے کہا کہ اگر حکومت کو دیے جلانے اور جشن منانے سے فرصت مل گئی ہو تو وہ ریاست کی زمینی صورت حال بھی دیکھے۔ انہوں نے بیماری، غذائی قلت، صاف پانی کی کمی اور صحت کے نظام کی خرابی کو بچوں کی اموات سے جوڑا۔ انہوں نے مبینہ ملاوٹی ادویات اور غیر قانونی زہریلی شراب کے معاملات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ اندور آرہے ہیں جہاں طلبہ، نوجوانوں اور عام لوگوں سے مسلسل رائے لے رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کی تعلیم کا نظام ملک میں سب سے زیادہ خراب حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ، بچے، غریب، دلت، قبائلی، پسماندہ طبقات اور خواتین سمیت ہر طبقہ پریشان ہے۔ آخر میں انہوں نے مدھیہ پردیش حکومت کو 'ہندوستان کی سب سے بدعنوان اور سب سے بدانتظام حکومت' قرار دیا۔ بالاگھاٹ میں بچوں کی اموات کا معاملہ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ تک بھی پہنچ چکا ہے۔ عدالت نے بچوں کی اموات سے متعلق دائر مفادِ عامہ کی عرضی پر ریاستی حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ خیال رہے کہ ریاستی حکومت کے مطابق 17 ستمبر کی شام اجین کے مہاکال لوک میں شپرا ندی کے کنارے 'آشیرواد کا دیا' پروگرام منعقد کیا جائے گا، جس میں 25 لاکھ مٹی کے دیے روشن کیے جائیں گے۔ اس بڑے پیمانے کے پروگرام کے لیے تقریباً 30 ہزار رضاکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ موہن یادو نے وزیراعظم کی سالگرہ کے موقع پر 'سیوا سنکلپ' مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ مہم 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک چلائی جائے گی۔ اس کے تحت دیے جلانے کے پروگرام کے علاوہ خون عطیہ کیمپ، صفائی مہم، صحت سے متعلق سرگرمیوں اور دیگر عوامی پروگرام بھی منعقد کیے جانے ہیں۔

سپریم کورٹ نے منی پور کے راحتی کیمپوں میں غیر فطری اموات پر رپورٹ طلب کی

نئی دہلی: ۱۷ستمبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے منی پور کے چیف سکریٹری سے راحتی کیمپوں میں ہونے والی 25 غیر فطری اموات کے بارے میں جامع رپورٹ طلب کی ہے۔ ان معاملات میں مبینہ جنسی زیادتی کا ایک واقعہ بھی شامل ہے۔ عدالت نے ریاست سے تمام 25 معاملات کی تفصیلات۔ پوسٹ مارٹم رپورٹس اور اموات کی وجوہات سے متعلق دیگر دستاویزات پیش کرنے کو کہا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت۔ جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ نے پوسٹ مارٹم کی محدود تعداد اور متاثرہ خاندانوں کو دی جانے والی معاوضے کی رقم پر بھی ریاست سے وضاحت طلب کی۔ عدالت نے دریافت کیا کہ مبینہ طور پر 25 میں سے صرف 20 معاملات میں پوسٹ مارٹم کیوں کرایا گیا اور متاثرہ خاندانوں کو صرف 20000 سے 30000 روپے تک معاوضہ کیوں دیا گیا۔ یہ حکم 2023 کے منی پور نسلی تشدد کے دوران جنسی تشدد کے معاملات کی تحقیقات اور مقدمات سے متعلق درخواستوں کی سماعت کے دوران دیا گیا۔ سپریم کورٹ کے سامنے سابق چیف جسٹس جموں وکشمیر ہائی کورٹ گیتا متل کی سربراہی میں قائم کمیٹی کی رپورٹ بھی پیش کی گئی تھی جس میں اموات اور معاوضے سے متعلق مسائل کا ذکر کیا گیا تھا۔ عدالت کے سامنے پیش کی گئی رپورٹ میں 8 اضلاع کے راحتی کیمپوں میں مجموعی طور پر 640 اموات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے منی پور کے ایڈووکیٹ جنرل سے کمیٹی کی جانب سے 4 جولائی کو مانگی گئی معلومات کے حوالے سے ریاست کی جانب سے کیے گئے اقدامات کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے کہا کہ وہ عدالت کو بتائے کہ اس نے کیا اقدامات کیے ہیں۔ بنچ نے ریاست کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ راحتی کیمپوں میں اندرون ریاست بے گھر افراد کی حفاظت اور وقار کو یقینی بنانے کے لیے کیے گئے اقدامات کی وضاحت کرے۔ عدالت نے کیمپوں میں مقیم افراد کو مناسب طبی سہولیات اور روزمرہ کی ضروری اشیا فراہم کرنے کے اقدامات کی تفصیلات بھی طلب کیں۔ سپریم کورٹ نے منی پور لیگل سروسز اتھارٹی کو ہدایت دی کہ وہ فوری طور پر اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے اور تمام غیر فطری اموات کے معاملات میں ایف آئی آر درج کرانے کو یقینی بنائے۔ عدالت نے اموات کی وجوہات کا درست تعین۔ تیز رفتار تحقیقات اور بے گھر افراد و متاثرین کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی بھی ہدایت دی۔ سپریم کورٹ پہلے بھی منی پور کے راحتی کیمپوں میں بنیادی سہولیات۔ طبی نگہداشت اور بے گھر افراد کی بحالی کے انتظامات کے حوالے سے ریاست سے رپورٹ طلب کر چکی ہے۔

فلسطینی رہنماؤں پر ٹرمپ انتظامیہ کی سختی جاری

اقوام متحدہ اجلاس سے قبل اہم فیصلہ، ویزا دینے سے کیا انکار

واشنگٹن: ۱۷ستمبر (ایجنسی): ٹرمپ انتظامیہ کے ذریعہ فلسطینی لیڈران کو پریشان کیے جانے کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ مسلسل دوسرے سال اقوام متحدہ میں عالمی لیڈران کے سالانہ اجلاس میں حصہ لینے کے لیے جارہے اعلیٰ سطحی فلسطینی وفد کو ویزا دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے بدھ کے روز کہا کہ فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس سمیت فلسطینی افسران اسرائیل کے ساتھ امن قائم کرنے کے سابقہ معاہدوں کے تحت اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ایک بیان میں محکمے نے کہا کہ فلسطینی اتھارٹی نے بین الاقوامی عدالت انصاف اور بین الاقوامی فوجداری عدالت میں اسرائیل کے خلاف قانونی کارروائی جاری رکھی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسرائیلیوں پر حملوں کے قصوروار قیدیوں کے اہل خانہ کو الاؤنسز دینا جاری رکھا ہے۔ اس میں فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) سے وابستہ اہلکاروں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ محکمے نے کہا کہ امریکہ کے ذریعہ کیے گئے وعدوں کے باوجود ان کی بہتری میں ناکامی اور ان کے اقدامات جو امن کے امکانات کو نقصان پہنچاتے ہیں، امریکہ پی ایل او اراکین اور پی اے افسران کو ویزا نہ دینے والی پابندیوں کو آگے بھی جاری رکھے گا، جو موجودہ امریکی قانون کے مطابق ہے۔ یہ قدم ٹرمپ انتظامیہ کی ویزا پابندی کی سمت میں اٹھایا گیا نیا فیصلہ ہے۔ یہ اسرائیل کے ساتھ امریکہ کے قریبی اتحاد کا ایک اور اشارہ ہے۔ 7 اکتوبر 2023 میں حماس کی جانب سے کیے گئے حملوں کے بعد غزہ میں جاری جنگ کو لے کر اسرائیل کو بین الاقوامی سطح پر علیحدگی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اکتوبر میں امریکہ کی ثالثی سے ایک نازک جنگ بندی نافذ ہوئی تھی، لیکن اسرائیل نے فلسطینی علاقے میں حملے جاری رکھے ہیں۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے، جب ٹرمپ انتظامیہ نے آئی سی سی کو ختم کرنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ اس نے آئی سی سی پر افغانستان، عراق اور غزہ میں مبینہ جرائم کے لیے امریکی اور اسرائیلی فوجیوں کے خلاف غیر منصفانہ طور پر مقدمہ چلانے کا الزام عائد کیا ہے۔ اسرائیل اور امریکہ اس عالمی عدالت کے رکن نہیں ہیں۔ ویزے کی منظوری نہ ملنے کے باوجود فلسطینیوں کی نمائندگی اگلے ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں ان کے سفارت کار شرکت کریں گے، جو پہلے ہی اقوام متحدہ کے لیے تسلیم شدہ ہیں۔ گزشتہ سال محمود عباس ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ شریک ہوئے تھے۔

دیشا سالین کیس پر ادھو ٹھاکرے کا پہلا بیان

"اب بند کرو کردار کشی کا یہ گندا کھیل، نہیں تو کورٹ میں گھسیٹیں گے"

ممبئی: ۱۷ستمبر (ایجنسی): ادھو ٹھاکرے نے آنجہانی سشانت سنگھ راجپوت کی سابق منیجر دیشا سالین کی موت کے معاملے میں اپنا پہلا بیان دیا ہے۔ بامبے ہائی کورٹ کے حکم کے بعد سی بی آئی نے اس معاملے میں نئی ایف آئی آر درج کی ہے۔ اس سے ٹھاکرے خاندان پر سیاسی حملوں کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چھترپتی سمبھاجی نگر میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے انتہائی جارحانہ نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خاندان کا اس سارے معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے واضح طور پر خبردار کیا کہ ان کے خاندان کی کردار کشی مزید برداشت نہیں کی جائے گی۔ اگر اپوزیشن نے اس سازش کو نہ روکا تو سخت قانونی کارروائی کریں گے۔ اس سے قبل آدتیہ ٹھاکرے نے بھی ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں ان الزامات کو مسترد کر دیا تھا۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ جو بھی تحقیقات کرنا چاہتا ہے وہ کر سکتا ہے، لیکن جھوٹے الزامات سے کام نہیں چلے گا۔ ایک پریس کانفرنس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے نے اپنے مخالفین پر حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کا نام زبردستی ایک ایسے کیس میں گھسیٹا جا رہا ہے جس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ٹھاکرے نے سوال کیا کہ کسی کی شبیہ کو خراب کرنے کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ساری مشق صرف اور صرف سیاسی بدنیتی پر مبنی ہے۔ آدتیہ ٹھاکرے نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ دیشا سالین سے کبھی نہیں ملے تھے اور انہیں جانتے بھی نہیں تھے۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ وہ اب تک خاموش رہے کیونکہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کیس کی تحقیقات کر رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کبھی تحقیقات میں مداخلت نہیں کی، اب اگر کوئی ہمارے کردار پر حملہ کرے گا تو ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ دیشا سالین کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ اس واقعے سے ہر کوئی غمزدہ ہے۔ لیکن اس المناک موت کو دوسروں کو بدنام کرنے کے لیے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا انتہائی سستی سیاست ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ کوئی بھی بے بنیاد الزامات کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا۔

مودی کی سالگرہ پر یوتھ کانگریس کا 'میری ڈگری کا کیا؟' مہم کا آغاز

50 لاکھ خالی سرکاری عہدے پُر کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر انڈین یوتھ کانگریس نے ملک میں بے روزگاری اور روزگار کے محدود مواقع کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے 'میری ڈگری کا کیا؟' مہم شروع کی ہے۔ تنظیم نے ملک بھر میں خالی پڑے منظور شدہ سرکاری عہدوں کو پُر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یوتھ کانگریس کے رہنماؤں نے اس مہم کے لیے ایک ویب سائٹ بھی شروع کی۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ بڑی تعداد میں تعلیم یافتہ اور اہل نوجوان موجود ہونے کے باوجود سرکاری محکموں میں منظور شدہ عہدے خالی پڑے ہیں، جس سے نوجوانوں میں روزگار کے حوالے سے مایوسی پیدا ہو رہی ہے۔ دہلی پردیش یوتھ کانگریس کے صدر اکشے لاکڑا نے دعویٰ کیا کہ ملک بھر کے سرکاری شعبے میں 50 لاکھ سے زیادہ منظور شدہ عہدے خالی ہیں۔ ان کے مطابق ان عہدوں پر تقرری سے نہ صرف نوجوانوں کو روزگار کے مواقع مل سکتے ہیں بلکہ اسکولوں، اسپتالوں اور دیگر عوامی خدمات میں بھی بہتری آ سکتی ہے۔ لاکڑا نے کہا کہ عام خاندان اپنے بچوں کی تعلیم پر کئی برس تک خرچ کرتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ ان کی ڈگری انہیں روزگار اور معاشی تحفظ کا موقع فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بڑی تعداد میں اہل نوجوانوں کی موجودگی کے باوجود سرکاری عہدوں کا خالی رہنا حکومت سے جواب طلب کرتا ہے۔ یوتھ کانگریس نے حکومت کے سامنے پانچ مطالبات بھی رکھے ہیں۔ تنظیم کا مطالبہ ہے کہ ہر خالی سرکاری عہدے کے لیے وقت مقرر کر کے بھرتی کا کیلنڈر جاری کیا جائے اور بھرتی کا امتحان ہونے سے لے کر تقرری تک پورے عمل کے لیے واضح مدت مقرر کی جائے۔ تنظیم نے شفاف اور غیر جانب دار بھرتیوں کو یقینی بنانے کے لیے مؤثر قانون بنانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر سرکاری بھرتی کے فارم کی فیس ایک روپے مقرر کرنے اور سرکاری ملازمتوں میں کنٹریکٹ نظام ختم کرنے کی مانگ بھی شامل ہے۔ لاکڑا نے کہا کہ یوتھ کانگریس اس مہم کو صرف ایک دن تک محدود نہیں رکھے گی، بلکہ اگلے ایک سال تک ملک بھر میں 'میری ڈگری کا کیا؟' مہم چلائی جائے گی۔

یو سی سی پر وزیر داخلہ کے بیان سے نئی تشویش: مسلم پرسنل لاء بورڈ

نئی دہلی: ۱۷ستمبر (ایجنسی): آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے مرکزی وزیر داخلہ کے 2029 تک نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی حکومت والی تمام ریاستوں میں یکساں سول کوڈ (یو سی سی) نافذ کرنے سے متعلق بیان پر تشویش ظاہر کی ہے۔ بورڈ نے جمعرات کو کہا کہ اس بیان سے ملک کی مذہبی و ثقافتی گوناگونی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے حوالے سے سنگین سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ بورڈ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس کی جانب سے 'آئین بچاؤ، ملک بچاؤ' مہم کے تحت جنتر منتر پر مجوزہ دھرنے کی اجازت پروگرام سے ایک دن پہلے منسوخ کر دی گئی، جو یک طرفہ اور نامناسب فیصلہ ہے۔ بورڈ کے ترجمان سید قاسم رسول الیاس نے کہا، "مرکزی وزیر داخلہ کی جانب سے 2029 تک این ڈی اے کی حکومت والی تمام ریاستوں میں یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کے بیان نے ہندوستان کی مذہبی اور ثقافتی گوناگونی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے حوالے سے نئی تشویش پیدا کر دی ہے۔" انہوں نے کہا، "مسلمان مسلم پرسنل لا کے تحفظ کو اپنے مذہبی اور آئینی حقوق کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ہندوستان مختلف مذاہب، ثقافتوں اور زبانوں والا ملک ہے اور آئین اس گوناگونی کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔" ان کا کہنا تھا کہ اس گوناگونی کو متاثر کرنے والی کوئی بھی پالیسی سنگین آئینی سوالات پیدا کرتی ہے۔ انہوں نے وندے ماترم کے تمام بند لازمی طور پر گائے جانے کی کوششوں پر بھی اعتراض کیا۔

یو پی آئی تنازعہ: مرچنٹ فیس پر کانگریس کا اعتراض، 'فنانس کمیٹی میں نہیں آئی کوئی تجویز': گورو گوگوئی

نئی دہلی: ۱۷ستمبر (ایجنسی): کانگریس کے رکن پارلیمنٹ گورو گوگوئی نے یو پی آئی ادائیگیوں پر مرچنٹ فیس عائد کیے جانے کی تجویز کے سلسلے میں حکومت کے موقف پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے سامنے اس سلسلے میں کوئی مخصوص تجویز پیش نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بات کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش کی 6 اگست کی ایکس پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے کہی۔ گورو گوگوئی نے کہا کہ پارلیمنٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ نے مودی حکومت کی جانب سے حال ہی میں اعلان کردہ یو پی آئی ٹیکس تجویز پر کوئی بحث نہیں کی۔ ان کے مطابق محکمہ خزانہ کے نمائندوں نے جب فنانس کمیٹی کے ارکان سے ملاقات کی تو ان کے پاس یو پی آئی ٹیکس سے متعلق کوئی مخصوص تجویز موجود نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے اجلاسوں میں مرچنٹ فیس کی ضرورت پر سوالات ضرور اٹھائے گئے، لیکن اس وقت حکومت کے نمائندوں کے پاس ان سوالات کے کوئی مخصوص یا اطمینان بخش جواب نہیں تھے۔ گوگوئی نے مزید کہا کہ حالیہ یو پی آئی ٹیکس پالیسیوں سے ہندوستان کے چھوٹے تاجروں، خوانچہ فروشوں اور کاروباری افراد کو نقصان پہنچے گا، جبکہ بڑی امریکی کمپنیوں کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے یو پی آئی ٹیکس واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ گوگوئی نے اپنی پوسٹ کے ساتھ جے رام رمیش کی 6 اگست کی پوسٹ بھی شیئر کی، جس میں رمیش نے 'ٹیکسیشن اینڈ ادر لاز (ترمیمی) بل، 2026' پر اعتراض کیا تھا۔ رمیش نے کہا تھا کہ بل کے ذریعے یو پی آئی لین دین کو مفت رکھنے والی قانونی ضمانت ختم کی جا رہی ہے، جس سے مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ، یعنی ایم ڈی آر، عائد کرنے کی راہ کھل سکتی ہے اور مستقبل میں اس کا دائرہ تمام ادائیگیوں تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ گورو گوگوئی کی پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ منیش تیواری نے بھی حکومت کے دعوے پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی قائمہ کمیٹیوں کی کارروائیاں مراعات یافتہ اور خفیہ نوعیت کی ہوتی ہیں اور انہیں حکومت کی جانب سے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنا افسوس ناک ہے۔ منیش تیواری نے کہا کہ 15 اکتوبر 2026 سے یو پی آئی لین دین پر لاگو کیے جانے والے حالیہ مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ سے متعلق کوئی مخصوص تجویز کمیٹی کے سامنے نہیں لائی گئی تھی۔

بیڑ-پونے براہِ راست ریلوے سروس کا آغاز، سنیترہ پوار نے ہری جھنڈی دکھائی

"ٹرین نمبر زیرو ون فور زیرو ون روانگی کے لیے تیار ہے" یہ اعلان پورے احاطے میں گونج اٹھا

بیڑ: ۱۷ستمبر (نمائندہ) مراٹھواڑہ مکتی سنگرام دن کے موقع پر بیڑ کے عوام کے لیے کئی دہائیوں سے زیرِ انتظار بیڑ-پونے براہِ راست ریلوے سروس کا باقاعدہ آغاز نائب وزیر اعلیٰ اور بیڑ ضلع کی نگراں وزیر سنیترہ اجیت پوار کے ہاتھوں ہری جھنڈی دکھا کر کیا گیا۔ اس موقع پر ریلوے اسٹیشن اور اطراف کا ماحول 'ریل نمبر زیرو ون فور زیرو ون روانگی کے لیے تیار ہے' کے اعلان سے گونج اٹھا۔ اس موقع پر بیڑ کے عوام میں خاصا جوش وخروش دیکھا گیا۔ ریلوے سروس کے آغاز کے ساتھ ہی بیڑ کے ثقافتی اور تعلیمی شعبے سے متعلق دو اہم منصوبوں کا بھی سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یشونت راؤ چوہان آڈیٹوریم کی تزئین و آرائش اور دھانورا روڈ پرُپنڈھری کے مقام پر سائنس پارک و تارامنڈل منصوبے کا بھومی پوجن کیا گیا۔ اس اہم تقریب میں رکن پارلیمنٹ بجرنگ سونونے، ارکان اسمبلی پرکاش سولنکے اور وجے سنگھ پنڈت، نائب وزیر اعلیٰ کے سکریٹری ڈاکٹر راجیش دیشمکھ، ضلع کلکٹر وویک جانسن، ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر جتن رحمان اور ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ نونیت کاوت سمیت دیگر افسران موجود تھے۔ بیڑ ضلع کئی دہائیوں تک ریلوے نقشے سے دور رہا، جس کے باعث کسانوں، طلبہ، تاجروں اور ملازمت پیشہ افراد کو پونے اور دیگر شہروں تک سفر کے لیے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ مرکز اور ریاستی حکومت کے تعاون سے شروع ہونے والی براہِ راست ریلوے سروس سے بیڑ کے عوام کی طویل عرصے سے جاری مانگ پوری ہوگئی ہے۔ سنیترہ پوار نے اس موقع پر آنجہانی اجیت دادا پوار کے خواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بیڑ ضلع کے نگراں وزیر کی حیثیت سے انہوں نے ریلوے رابطے کو ہمیشہ ترجیح دی تھی۔ گزشتہ سال 17 ستمبر 2025 کو بیڑ-احمد نگر ریلوے سروس شروع کرتے ہوئے بیڑ کے عوام سے وعدہ کیا گیا تھا کہ اگلے سال انہیں براہِ راست پونے تک ریلوے سفر کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ آج یہ وعدہ پورا کرتے ہوئے انہیں خاص فخر محسوس ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے چند ماہ میں بیڑ سے پنویل تک براہِ راست ریلوے سروس شروع کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ بیڑ-پرلی ریلوے لائن مکمل ہونے کے بعد یہ ریلوے رابطہ جنوبی ہندوستان تک پہنچے گا، جس سے مراٹھواڑہ کی ترقی کو مزید رفتار ملنے کی توقع ہے۔ یشونت راؤ چوہان آڈیٹوریم کی تزئین و آرائش کے لیے 8 کروڑ 19 لاکھ روپے کا انتظامی فنڈ منظور کیا گیا ہے۔ پرانی عمارت کی دیواروں کو برقرار رکھتے ہوئے یہاں جدید ساؤنڈ اور لائٹنگ سسٹم، ساؤنڈ ایکوسٹکس، مرکزی ایئر کنڈیشننگ، آرام دہ نشستوں اور جدید گرین رومز کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ یہ عمارت بیڑ کے مقامی فنکاروں کے لیے کئی دہائیوں سے اہم ثقافتی پلیٹ فارم رہی ہے۔ اس کے علاوہ دھانورا روڈ پرُپنڈھری کے مقام پر تقریباً 28 کروڑ روپے کی لاگت سے سائنس پارک اور تارامنڈل قائم کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے کے لیے ضلع منصوبہ بندی کمیٹی کے ذریعے 14 کروڑ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ یہاں طلبہ کو مادری زبان میں مصنوعی ذہانت (AI)، ورچوئل ٹیکنالوجی اور علمِ فلکیات سے متعلق معلومات فراہم کی جائیں گی۔ تقریب کے دوران 'مہاراشٹر کی ترقی میں ہندوستانی ریلوے کا تعاون' کے موضوع پر مضمون نویسی اور مصوری کے مقابلوں میں کامیاب اسکولی طلبہ کو سنیترہ پوار کے ہاتھوں انعامات بھی دیے گئے۔ سنیترہ پوار نے حیدرآباد آزادی کی جدوجہد میں شہید ہونے والے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے تمام معروف و غیر معروف مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ بیڑ ضلع کی ہمہ جہت ترقی اور عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے کے لیے حکومت پُرعزم ہے۔

مادہ ساتھی کی تلاش میں جنگلی کتوں نے چار ہزار کلو میٹر کا سفر کیسے طے کیا؟

ہیلن برگز

افریقی جنگلی کتوں کے ایک غول نے زیمبیا میں 2485 میل (4000 کلو میٹر) کا ریکارڈ ساز سفر مکمل کیا ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق یہ ساتھی کی تلاش میں خشکی پر رہنے والے کسی بھی افریقی ممالیہ جانور کا اب تک ریکارڈ کیا جانے والا سب سے طویل سفر ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس دریافت سے یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ بڑھتے ہوئے انسانی دباؤ کے باوجود جنگلی حیات اب بھی بہت طویل فاصلے طے کر سکتی ہے۔ تین بھائیوں پر مشتمل اس غول نے زیمبیا بھر میں بل کھاتی ہوئی راہوں پر سفر کیا، ایک ایسے ماحول میں جہاں انسانی آبادی اور سرگرمیوں کے اثر میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس دوران انھوں نے بڑے شہروں سمیت متعدد رکاوٹوں سے بچتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھا۔ تاہم تحقیق کے دوران جی پی ایس کالر سے ٹریک کیے جانے والے دیگر جنگلی کتوں میں سے بعض غیر قانونی پھندوں میں پھنس کر ہلاک ہو گئے، جوان جانوروں کو درپیش خطرات کی شدت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ تین مادہ بہنوں نے بھی تقریباً اتنا ہی غیر معمولی سفر مکمل کیا تھا لیکن ان کا سفر اس وقت رک گیا جب ان میں سے ایک غیر قانونی شکاری پھندے میں پھنس گئی۔ افریقی جنگلی کتوں کا شمار افریقہ کے نایاب ترین شکاری جانوروں میں ہوتا ہے اور جنگل میں ان کی تعداد تقریباً چھ ہزار کے قریب رہ گئی ہے۔ یہ جانور سماجی غولوں کی شکل میں رہتے ہیں، مل کر شکار کرتے ہیں اور نئے علاقے اور افزائش نسل کے مواقع تلاش کرنے کے لیے طویل فاصلے طے کرنے کے لیے مشہور ہیں۔ یہ اپنے ہی غول کے اندر افزائش نسل نہیں کر سکتے، اس لیے ان کے سامنے عام طور پر دو راستے ہوتے ہیں: یا تو وہ انتظار کریں اور وقت کے ساتھ اپنے آبائی غول کی قیادت سنبھال لیں، یا پھر دو سے تین سال کی عمر میں ساتھی کی تلاش میں اپنا غول چھوڑ کر نکل پڑیں۔ اگر ان تین نر بھائیوں کے آٹھ ماہ پر مشتمل سفر کو ایک دوران سیدھی لکیر کھینچا جائے تو یہ تقریباً 260 میل (420 کلو میٹر) کا فاصلہ بنتا ہے۔ تاہم پیچیدہ زمینی راستوں سے گزرنے کے باعث ان کا مجموعی سفر تقریباً اس سے دس گنا زیادہ، یعنی 4000 کلو میٹر تک جا پہنچا۔ اس طرح کا سفر جس میں جانور ساتھی کی تلاش میں ایک سمت میں ہجرت کرتے ہیں کو حیاتیات میں 'ڈسپرسل' کہا جاتا ہے۔ یہ موسمی نقل مکانی سے مختلف ہے، جس میں جانور خوراک یا رہائش گاہ کی تلاش میں موسموں کے مطابق ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے اور پھر واپس آتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے کنونشن آن مائیگریٹری سپیشیز کے مطابق افریقہ کی طویل ترین موسمی نقل مکانی وِلڈے بیسٹ کرتے ہیں، جو چراگاہوں اور پانی کی تلاش میں تنزانیہ اور کینیا کے درمیان 400 میل سے زیادہ کا سفر کرتے ہیں۔ عالمی سطح پر زمینی جانوروں میں طویل ترین باقاعدہ نقل مکانی کیریبو کرتے ہیں جو کہ ایک طرح کے رین ڈیئر ہوتے ہیں۔ ان کا آنے جانے کا کل سفر 839 میل تک پہنچ سکتا ہے، جبکہ سرمئی بھیڑیوں (گرے وولز) کے بارے میں ریکارڈ موجود ہے کہ وہ ایک سال کے دوران 4350 میل سے زیادہ کا فاصلہ طے کر سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق فاصلے سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ جنگلی کتوں نے زیمبیا کے اندر کون سا راستہ اختیار کیا۔ انھوں نے جنگلی حیات کے اہم علاقوں کے درمیان نقل و حرکت کی اور انسانی آبادی والی بڑی رکاوٹوں، جن میں دارالحکومت لوساکا اور صنعتی ترقی یافتہ علاقے شامل ہیں، سے بچتے ہوئے سفر کیا۔ تحقیق کے نتائج سے اشارہ ملتا ہے کہ مشرقی اور جنوبی افریقہ میں افریقی جنگلی کتوں کی مختلف آبادیاں شاید ایک دوسرے سے پہلے کے اندازوں سے کہیں زیادہ جڑی ہوئی ہیں۔ اس تحقیقی مقالے کے مرکزی مصنف اور مونٹانا سٹیٹ یونیورسٹی کے پروفیسر سکاٹ کریل 1991 سے افریقی جنگلی کتوں پر تحقیق کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ تحقیق کچھ امید پیدا کرتی ہے۔ ان کے مطابق 'یہ عین ممکن ہے کہ مشرقی اور جنوبی افریقہ میں افریقی جنگلی کتوں کی تقریباً تمام بڑی آبادیاں، سوائے ان کے جو باڑوں میں محدود ہیں، ممکنہ طور پر ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔' تاہم انھوں نے خبردار کیا کہ تحفظِ جنگلی حیات کے حوالے سے کتوں کے اس ریکارڈ سفر میں 'تصویر کے مثبت اور منفی دونوں پہلو موجود ہیں۔' انھوں نے غیر قانونی شکار کے لیے لگائے گئے پھندوں کو ان جانوروں کے لیے ایک سنگین خطرہ قرار دیا ہے۔ تین نر افریقی جنگلی کتوں نے تو اپنا غیر معمولی سفر کامیابی سے مکمل کر لیا، تاہم تین مادہ بہنوں میں سے دو اپنے سفر کے دوران ہلاک ہو گئیں۔ محققین نے ایک دلچسپ طرزِ عمل بھی نوٹ کیا۔ انھوں نے دیکھا کہ غول کے زندہ بچ جانے والے ارکان بار بار ایک ہی مقام پر واپس لوٹ رہے تھے۔ ماہرین کے مطابق ایسا رویہ اکثر اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ ان کا کوئی ساتھی وہاں ہلاک ہوا ہے۔ ایکولوجی نامی سائنسی جریدے میں شائع ہونے والی اس تحقیق نے ان مطالبات کو مزید تقویت دی ہے کہ محفوظ جنگلی علاقوں کے باہر بھی قدرتی راہداریاں قائم کی جائیں، تاکہ سڑکوں، قصبوں یا زرعی زمینوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے کٹ جانے والے جنگلی حیات کے علاقوں کو آپس میں جوڑا جا سکے۔ اس تحقیقی مقالے کے شریک مصنف اور ماحولیاتی تنظیم دی نیچر کنزروینسی کے کافو کنزرویشن پروگرام کے ڈائریکٹر بروس ایلینڈر کا کہنا ہے کہ جنگلی کتے اور ہاتھی جیسے جانور، جو وسیع علاقوں میں نقل و حرکت کرتے ہیں، اپنی بقا کے لیے باہم منسلک رہائش گاہوں کے محتاج ہیں۔ ان کے بقول 'ہم محفوظ جنگلی علاقوں کو الگ تھلگ جزائر کی طرح سمجھ کر یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ طویل مدت تک کام کرتے رہیں گے۔ ہمیں اس سے کہیں وسیع تناظر میں سوچنے کی ضرورت ہے۔'

(بی بی سی اردو)

'السلام علیکم' اور 'انشاءاللہ' کہنے پر خاتون افسر کے تبادلے کا الزام، معاملہ کیا ہے؟

مغربی بنگال کی خاتون آئی پی ایس افسر بشریٰ بانو اِن دنوں خبروں میں ہیں۔ سوشل میڈیا پر حالیہ دنوں شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں ان کے 'السلام علیکم'، 'ان شاءاللہ' اور 'جزاک اللہ' جیسے الفاظ اور سلام کے استعمال پر تنازع پیدا ہوا اور اسی دوران ان کا تبادلہ بھی کر دیا گیا۔ 14 ستمبر کے سرکاری حکم نامے کے مطابق، 2021 بیچ کی آئی پی ایس (انڈین پولیس سروس) افسر بشریٰ بانو کو مغربی میدنی پور کے کھڑگ پور میں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدے سے ہٹا کر ریاستی مسلح پولیس کی چوتھی بٹالین میں ڈپٹی کمانڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اسی حکم نامے میں دو دیگر پولیس افسران کے تبادلوں کا بھی ذکر موجود ہے۔ سرکاری حکم کے مطابق یہ تبادلے 'عوامی مفاد' میں کیے گئے انتظامی فیصلے ہیں۔ سرکاری حکام نے اسے ایک 'معمول کا تبادلہ' قرار دیا ہے۔ تاہم، انڈین سیکولر فرنٹ کے رکن اسمبلی نوشاد صدیقی کا الزام ہے کہ بشریٰ بانو کی غلط طریقے سے 'گیراج پوسٹنگ' دی گئی ہے، یعنی انھیں ایسی ذمہ داری سونپی گئی ہے جسے ان کی سابقہ تعیناتی کے مقابلے میں کم اہم سمجھا جاتا ہے۔ کچھ دن پہلے بشریٰ بانو کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تھی۔ اس ویڈیو میں انھیں انڈیا کے مسابقتی سول سروس امتحان کی تیاری کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا جا سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ریذیڈنشل کوچنگ اکیڈمی اقلیتی برادری، خواتین اور درج فہرست ذاتوں اور قبائل سے تعلق رکھنے والے طلبہ کی مدد کرتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ایک سابق طالبہ کی حیثیت سے اس کوچنگ اکیڈمی نے ان کی تعلیم اور امتحان کی تیاری میں بہت مدد کی تھی۔ اس ویڈیو میں ان کے بیان پر سوشل میڈیا پر تنازع شروع ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے سوال اٹھایا کہ آیا یونیفارم میں ملبوس ایک سرکاری افسر عوامی طور پر 'السلام علیکم'، 'ان شاءاللہ' اور 'جزاک اللہ' جیسے مذہبی الفاظ استعمال کر سکتی ہیں یا نہیں۔ کچھ افراد نے یہ بھی پوچھا کہ انھوں نے 'جے ہند' یا 'وندے ماترم' جیسے سلام یا نعرے کیوں استعمال نہیں کیے۔ اس ویڈیو کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ تاہم، نیو انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ میں اس ویڈیو کا ذکر بشریٰ بانو کی سوشل میڈیا پوسٹ کے طور پر کیا گیا ہے۔ اب بشریٰ بانو کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر یہ ویڈیو موجود نہیں ہے۔ سدرشن نیوز، جے پور ڈائیلاگز سمیت بعض ہندوتوا حامی پلیٹ فارمز پر بھی اس ویڈیو کو تنقید اور بحث کا موضوع

بنایا گیا۔ 'ہندو لیگل فنڈ' نامی ایک تنظیم نے 13 ستمبر کو ایکس پر بتایا کہ اس نے مغربی بنگال کے محکمہ داخلہ کے سیکریٹری سے بشریٰ بانو کے خلاف شکایت درج کرائی ہے اور ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ 13 ستمبر کو ہندو لیگل فنڈ کے ایکس اکاؤنٹ پر لکھا گیا کہ 'انھوں نے اپنی گفتگو کا آغاز 'السلام علیکم' سے کیا، 'ان شاءاللہ' کا استعمال کیا اور 'جزاک اللہ' کہہ کر اپنی بات ختم کی، لیکن 'وندے ماترم' یا 'جے ہند' جیسے الفاظ استعمال نہیں کیے۔' پوسٹ میں مزید کہا گیا کہ 'انڈین ریاست کی نمائندگی کرنے والے ایک سرکاری افسر کو غیر جانبداری برقرار رکھنی چاہیے اور عوامی گفتگو میں ایسے الفاظ استعمال کرنے چاہییں جو قومی جذبے کی عکاسی کرتے ہوں۔ اس معاملے کا مناسب جائزہ لے کر کارروائی کی جائے۔' اس کے اگلے ہی روز، 14 ستمبر کو مغربی بنگال حکومت کے محکمہ داخلہ نے بشریٰ بانو کے تبادلے کا حکم جاری کر دیا۔ ان دونوں واقعات کے درمیان صرف ایک دن کا فرق ہونے کی وجہ سے سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کہ آیا بشریٰ بانو کے تبادلے کا اس ہندوتوا تنظیم کی شکایت سے کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ جب ایک سینئر پولیس افسر سے اس تبادلے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بی بی سی سے کہا 'اس نوعیت کے تبادلے ایک معمول کی انتظامی کارروائی ہوتے ہیں اور کسی بھی وقت کیے جا سکتے ہیں۔ اس تبادلے کے حکم کا حالیہ تنازعے سے کوئی تعلق ہے یا نہیں، اس بارے میں، میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔'

ایک جانب ہندوتوا تنظیمیں سوشل میڈیا پر بشریٰ بانو کی تقریر پر اعتراض کر رہی ہیں، تو دوسری جانب کئی مسلم تنظیموں نے ان کے تبادلے پر سوالات اٹھائے ہیں۔ بشریٰ بانو کی وائرل ویڈیو کے بعد اب مختلف ریاستوں کے متعدد پولیس افسران کی ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر سامنے آئی ہیں، جن میں انھیں وردی میں مذہبی تقریبات اور پوجا میں شریک دیکھا جا سکتا ہے۔ ان ویڈیوز پر بھی بحث شروع ہو گئی ہے، تاہم بی بی سی ان کی صداقت کی تصدیق نہیں کر سکا ہے۔ مغربی بنگال میں اپوزیشن کے رکن اسمبلی نوشاد صدیقی نے سوال اٹھایا ہے کہ ایک طرف بی جے پی حکومت مسلم خواتین کے حقوق کی بات کرتے ہوئے یونیفارم سول کوڈ نافذ کرنے کی تجویز پیش کرتی ہے۔ دوسری طرف، ان کے بقول، ایک ایسی مسلم خاتون افسر کا 'غیر مناسب طریقے' سے تبادلہ کیا جا رہا ہے جو تعلیم یافتہ ہیں اور ایک باوقار عہدے پر عزت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہی ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ 'انھوں نے صرف تین الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ان الفاظ سے کسی دوسرے مذہب کے فرد کی دل آزاری نہیں ہوتی، اور نہ ہی یہ الفاظ ملک مخالف ہیں۔' آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے ترجمان اور سابق رکن اسمبلی وارث پٹھان نے ایک ویڈیو پیغام میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مرکزی حکومت سے سوال کیا: 'کیا صرف اس لیے کہ وہ ایک مسلم آئی پی ایس افسر اور ایک خاتون ہیں، ان کا تبادلہ کر دیا گیا؟' انھوں نے مزید کہا کہ 'ہم نے دیکھا ہے کہ کتنے لوگوں نے وردی پہن کر پوجا اور آرتی کی ہے۔ کتنے اہلکاروں کو وردی میں کانوڑ یاترا کرنے والے عقیدت مندوں پر پھول برساتے دیکھا گیا ہے۔ اس وقت کسی نے اعتراض کیوں نہیں کیا؟' ان کا کہنا تھا کہ 'جس طرح انڈیا کا آئین شہریوں کو 'جے ہند' کہنے کا حق دیتا ہے، اسی طرح 'السلام علیکم' کہنے کا بھی حق دیتا ہے۔' بشریٰ بانو کے تبادلے کے معاملے پر ممتا بنرجی کی جماعت ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمان مہوا موئترا نے ایکس پر لکھا: 'ایک طرف برکس اجلاس میں نماز کے کمرے بنا کر بی جے پی حکومت سیکولر تشخص پیش کر رہی ہے، اور دوسری طرف صرف 'السلام علیکم' اور 'جزاک اللہ' کہنے کی وجہ سے مسلم خاتون آئی پی ایس افسر ڈاکٹر بشریٰ بانو کو ایک طرف کیا جا رہا ہے۔' دوسری جانب، وردی میں قواعد وضوابط کے حوالے سے مغربی بنگال پولیس کے ریٹائرڈ آئی پی ایس افسر جگموہن بھٹ نے بی بی سی سے گفتگو میں کہا کہ اپنے طویل کیریئر کے دوران انھوں نے افسران کو 'جے ہند' کے علاوہ کوئی اور سلام استعمال کرتے ہوئے نہیں سنا۔ انھوں نے کہا: 'چاہے ریاستی پولیس ہو، فوج ہو یا بارڈر سکیورٹی فورس، کسی بھی سرکاری ادارے یا فورس میں وردی پہننے والے افسر عموماً 'جے ہند' کہتے ہیں۔'

(بی بی سی اردو)

لامقصدیت: مسلم نوجوان کی خاموش موت

مولانا قاضی اسد ثنائی، صدر الانصار فاؤنڈیشن

دنیا کی کوئی بھی قوم اپنے وسائل یا ہتھیاروں سے نہیں، بلکہ اپنے نوجوانوں کے عزم اور مقصد سے زندہ رہتی ہے۔ جب نوجوان کے سامنے کوئی واضح منزل ہو تو قوم ترقی کرتی ہے، اور جب منزل ہی نگاہوں سے اوجھل ہو جائے تو زوال مقدر بن جاتا ہے۔ آج مسلم معاشرے کو درپیش سب سے بڑا چیلنج یہی ہے کہ اس کا نوجوان باصلاحیت ہونے کے باوجود بے سمت اور بے مقصد زندگی گزار رہا ہے۔

تو شاہیں ہے، پرواز ہے کام ترا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

اس شعر میں علامہ اقبالؔ نے جس نوجوان کو شاہین کہا تھا، آج وہ شاہین اپنی پرواز بھول چکا ہے۔ اس کی نگاہیں آسمان سے ہٹ کر اسکرین پر ٹک گئی ہیں۔ اس زوال کی سب سے بڑی وجہ میدانِ جنگ کی شکست نہیں، بلکہ مقصدِ زندگی سے محرومی ہے، جسے "لا مقصدیت" کہا جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ قومیں معاشی اور عسکری میدان میں ہار کر دوبارہ اٹھ جاتی ہیں، لیکن جب ان کے نوجوان مقصد کھو دیں تو وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہیں، موجودہ مسلم نوجوان اسی خاموش موت کا شکار ہے۔ اس کی تباہی کے پانچ سنگین مظاہر درج ذیل ہیں: 1- فکری غلامی اور شناخت کا بحران: جس کے پاس اپنا مقصد نہ ہو، وہ دوسروں کے مقصد کا ایندھن بن جاتا ہے۔ آج کا نوجوان اپنی تاریخ، اکابر اور دین سے کٹ کر سوشل میڈیا اور فلموں سے اپنی شناخت مستعار لے رہا ہے۔ اسی احساسِ کمتری کی طرف قرآن نے توجہ دلائی: أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا ترجمہ: "کیا تم نے گمان کر لیا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے؟" (سورہ المومنون: 115) اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو جھنجھوڑ رہا ہے کہ تمہاری پیدائش کوئی کھیل تماشا نہیں، بلکہ ایک عظیم مقصد، یعنی اللہ کی معرفت اور اطاعت کے لیے ہے۔ 2- وقت کا زیاں، جو اصل سرمایہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ ترجمہ: "دو نعمتوں میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں، صحت اور فراغت۔" (صحیح بخاری) - مطلب یہ ہے کہ صحت اور فارغ وقت اللہ کی ایسی نعمتیں ہیں جن کی قدر نہ کرکے اکثر لوگ دھوکے میں رہتے ہیں اور انہیں لایعنی کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں، آج کا نوجوان اوسطاً 6 سے 8 گھنٹے ریلز، گیمز اور لایعنی چیٹ میں گنوا رہا ہے۔ نتیجتاً 25 سال کی عمر میں ڈگری تو ہے، مگر نہ کوئی ہنر ہے، نہ روزگار کا راستہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ترجمہ: "پانچ چیزوں سے پہلے پانچ کو غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔" (مستدرک حاکم) - حدیث کا پیغام ہے کہ بڑھاپے، بیماری اور مصروفیت سے پہلے جوانی، صحت اور فراغت کو قیمتی موقع سمجھ کر دین و دنیا کی بھلائی کے لیے استعمال کر لو۔ 3- ذہنی و نفسیاتی تباہی: مقصد کے بغیر دل خالی ہو جاتا ہے اور خالی دل اضطراب کا مسکن بن جاتا ہے۔ قرآن اس کیفیت کو یوں بیان کرتا ہے: وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ترجمہ: "جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی۔" (سورہ طٰہٰ: 124) یہ تنگی مال کی کمی کی نہیں، بلکہ دل کی بے چینی اور بے سکونی کی تنگی ہے جو اللہ سے دوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہی تنگی آج ڈپریشن، بے خوابی، غصہ اور مایوسی کی شکل میں ہمارے گھروں میں داخل ہو چکی ہے۔ اس کا واحد علاج اللہ نے بتایا: أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ترجمہ: "خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔" (سورہ الرعد: 28) یعنی دلوں کا حقیقی سکون دولت یا شہرت میں نہیں، بلکہ اللہ کی یاد، نماز، تلاوت اور دعا میں ہے۔ 4- خاندانی نظام سے تصادم اور جرائم کی طرف قدم: بے مقصد نوجوان نصیحت کو قید سمجھتا ہے، نتیجتاً والدین سے بدتمیزی اور گھر سے فرار اس کا معمول بن جاتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ غلط صحبت کا شکار ہوتا ہے: اَلْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ ترجمہ: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس دیکھو کس سے دوستی کرتے ہو۔" (سنن ابوداؤد) انسان لاشعوری طور پر اپنے قریبی دوست کے عقائد، عادات اور اخلاق اپنا لیتا ہے، اس لیے دوستی سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے۔ 5- احتسابِ آخرت سے غفلت: قیامت کے دن جوانی کے ایک ایک لمحے کا حساب ہوگا: لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ ترجمہ: "قیامت میں بندہ نے اپنی جوانی کہاں گزاری، اس کا حساب دیے بغیر اپنی جگہ سے نہیں ہل سکے گا۔" (جامع ترمذی) اس دن سب سے اہم سوال یہ ہوگا کہ اللہ نے جو جوانی کی طاقت دی تھی وہ کس راستے میں خرچ کی۔ اور کامیاب نوجوان کے لیے بشارت ہے: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ... وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ ترجمہ: "سات خوش نصیب عرش کے سائے میں ہوں گے، ایک وہ نوجوان جو عبادت میں جوان ہوا۔" (بخاری ومسلم)

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔۔

پاکستانی اور انڈین بحریہ کے جہازوں کی ٹکر کا معاملہ:

اسلام آباد اور نئی دہلی کا ایک دوسرے پر طے شدہ معاہدوں کی خلاف ورزی کا الزام

پاکستان نے انڈین بحریہ کے ایک جہاز پر مُلک کے خصوصی اقتصادی زون میں 'اشتعال انگیز اور ناقابل قبول اقدام' کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے اسلام آباد میں انڈیا کے ناظم امور کو طلب کر کے احتجاج ریکارڈ کروایا ہے۔ پاکستان کی وزارتِ خارجہ نے بدھ کو ایک بیان میں کہا کہ 'پاکستان بحریہ کی مشق 'سی سپارک 26' جاری تھی کہ انڈین بحری جہاز نے پاکستانی بحری جہاز کے انتہائی قریب آ کر جارحانہ انداز میں نقل و حرکت کی، جس کے نتیجے میں دونوں جہازوں کے درمیان ٹکر ہوئی۔' یاد رہے کہ بدھ کی صبح انڈین وزارت خارجہ کی جانب سے جاری ہونے والے بیان میں پاکستانی بحریہ کے جہاز پر بین الاقوامی سمندر میں انڈین بحریہ کے ایک جہاز کو ٹکر مارنے کا الزام عائد کیا تھا۔ انڈین وزارت خارجہ کے مطابق اس واقعے کے تناظر میں دلی میں پاکستانی ہائی کمیشن کے ناظم الامور (چارج ڈی افیئرز) کو طلب کر کے پاکستانی بحریہ کے یونٹس کے مبینہ 'غیر پیشہ ورانہ اور ناقابل قبول طرزِ عمل' پر شدید احتجاج ریکارڈ کروایا گیا تھا۔ پاکستان کی وزارتِ خارجہ کا کہنا ہے کہ مُلک کی بحریہ خصوصی اقتصادی زون میں سی سپارک مشق 2026 میں مصروف تھی کہ انڈین بحری جہاز نے پاکستانی بحری جہاز کے انتہائی قریب آ کر جارحانہ انداز میں نقل و حرکت کی۔ پاکستانی وزارتِ خارجہ کی جانب سے بدھ کی رات جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا کہ 'یہ واقعہ بین الاقوامی قانون اور سنہ 1991 کے فوجی مشقوں، جنگی نقل و حرکت اور فوجی دستوں کی نقل و حرکت کے بارے میں پیشگی اطلاع سے متعلق دوطرفہ معاہدے کی سنگین خلاف ورزی ہے اور اس سے خطے میں کشیدگی بڑھنے کا خطرہ پیدا ہوا۔' انڈین ناظم الامور سے کہا گیا کہ وہ اپنی حکومت کو آگاہ کریں کہ پاکستان انڈین اقدام کو سختی سے مسترد کرتا ہے۔ انڈیا پر زور دیا گیا کہ وہ بین الاقوامی قانون اور دوطرفہ معاہدوں، بالخصوص سمندر میں ایسے واقعات کی روک تھام سے متعلق معاہدوں، کی مکمل پابندی کرے۔' پاکستانی وزارتِ خارجہ کے مطابق نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن کے ناظم الامور بھی انڈین وزارتِ خارجہ کے سامنے اسی معاملے پر احتجاج ریکارڈ کرائیں گے۔ انڈین وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ واقعہ بین الاقوامی سمندری حدود میں پیش آیا اور اس کے نتیجے میں کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا۔ انڈیا کا کہنا ہے کہ پاکستانی بحریہ کے ایک جہاز کی انڈین نیوی کے جہاز کے ساتھ مبینہ ٹکر کے معاملے پر پاکستانی ہائی کمیشن کے ناظم الامور کو طلب کر کے 'شدید احتجاج' کیا گیا ہے۔ بدھ کو جاری کردہ بیان میں انڈیا کی وزارتِ خارجہ کا کہنا ہے کہ نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن کے ناظم الامور (چارج ڈی افیئرز) کو طلب کر کے پاکستانی بحریہ کے یونٹس کے مبینہ 'غیر پیشہ ورانہ اور ناقابل قبول طرزِ عمل' پر شدید احتجاج ریکارڈ کروایا گیا ہے۔ انڈیا کا دعویٰ ہے کہ اس واقعے میں بین الاقوامی سمندری حدود میں پاکستانی نیوی کا جہاز انڈین بحریہ کے ایک جہاز کے ساتھ ٹکرایا ہے۔ تاہم انڈیا کا بھی مؤقف ہے کہ پاکستانی بحری جہاز کا طرزِ عمل اپریل 1991 میں انڈیا اور پاکستان کے درمیان فوجی مشقوں، نقل و حرکت اور فوجی دستوں کی پیشگی اطلاع سے متعلق معاہدے کے آرٹیکل 10 کی براہِ راست خلاف ورزی تھا۔ وزارت خارجہ کے بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ انڈین حکام نے پاکستانی ناظم الامور کو ہدایت کی ہے کہ وہ متعلقہ پاکستانی حکام تک یہ پیغام پہنچائیں کہ دونوں ممالک کے درمیان طے شدہ معاہدوں کا احترام کرتے ہوئے تمام فوجی یونٹس احتیاط اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام ممکن ہو سکے۔ انڈیا نے مزید کہا ہے کہ انھوں نے اسلام آباد میں تعینات اپنے ناظم الامور کو بھی ہدایت جاری کی گئی ہے کہ وہ پاکستان کی وزارتِ خارجہ کے سامنے اسی نوعیت کا احتجاج ریکارڈ کروائیں۔ خبر رساں ادارے اے این آئی نے ذرائع کے حوالے سے کہا ہے کہ یہ واقعہ 15 ستمبر کی شب شمالی بحیرۂ عرب میں پیش آیا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ پاکستانی بحریہ کا جہاز 'تیز رفتاری' سے انڈین بحریہ کی وارشپ سے ٹکرایا جو نگرانی کے معمول کے مشن پر موجود تھا۔' اگرچہ انڈین وارشپ کا نام نہیں بتایا گیا تاہم انڈین میڈیا نے اس واقعے میں پاکستانی بحریہ کی آف شور پیٹرول ویسل پی این ایس حنین کے ملوث ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

(بی بی سی اردو)

دعائیہ کلمات پر تادیب اور ڈاکٹر بشریٰ بانو کا تبادلہ

محمد ہاشم القاسمی (خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال) موبائل 9933598528

مغربی بنگال میں تعینات ایک باصلاحیت مسلم آئی پی ایس افسر، ڈاکٹر بشریٰ بانو کا محض دعائیہ اور روایتی کلمات ادا کرنے پر تنازع کا شکار ہونا اور اس کے فوراً بعد ان کا تبادلہ کر دیا جانا ملک کی بیوروکریسی، آئینی آزادی اور سیکولر اقدار پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔ ڈاکٹر بشریٰ بانو، جنہوں نے سعودی عرب میں ایک پرآسائش ملازمت ترک کر کے ملک کی خدمت کا بیڑا اٹھایا اور یونین پبلک سروس کمیشن (UPSC) کا باوقار امتحان دو مرتبہ کامیابی سے پاس کیا، آج ایک منظم آن لائن مہم اور امتیازی رویے کا نشانہ بنی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر بشریٰ بانو نے سوشل میڈیا (X) پر ایک ویڈیو پوسٹ کی تھی، جس میں وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ریزیڈنشل کوچنگ اکیڈمی سے ملنے والی مدد کا ذکر کرتے ہوئے طلبہ کو سول سروسز کے امتحانات کی تیاری کے لیے حوصلہ افزائی کر رہی تھیں۔ بشریٰ بانو کی ویڈیو میں ان کے سول سروسز تک پہنچنے کے سفر پر خاص توجہ دی گئی تھی۔ وہ سول سروسز میں آنے سے قبل سعودی عرب میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کر چکی ہیں۔ انہوں نے اپنی تیاری کے دوران علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ریزیڈنشل کوچنگ اکیڈمی (RCA) سے ملنے والی سہولیات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سول سروسز کی تیاری میں انہیں مطالعاتی مواد، ٹیسٹ سیریز اور لائبریری تک رسائی سمیت مختلف سہولیات سے فائدہ ہوا۔ ان کی ویڈیو کا بنیادی موضوع ان کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ زندگی سے سول سروسز تک پہنچنے کا سفر تھا۔ اعتراض یہ ہے کہ ویڈیو کے آغاز میں انہوں نے "السلام علیکم" کہا، دورانِ گفتگو "انشاءاللہ" اور آخر میں "جزاک اللہ" جیسے روایتی دعائیہ الفاظ استعمال کیے۔ اس پر ہندو لیگل فنڈ نامی ایک ہندوتوا تنظیم نے مغربی بنگال کے ہوم سکریٹری کو شکایت درج کروائی کہ ایک سرکاری افسر کو عوامی پیغام میں مذہبی کلمات کے بجائے قومی نعرے جیسے "جئے ہند" یا "وندے ماترم" استعمال کرنے چاہئیں۔ اس عمومی اور بے ضرر گفتگو کو بنیاد بنا کر ہندوتوا سے وابستہ حلقوں نے بشریٰ بانو کے خلاف زہریلی مہم چلائی۔ انہیں اس لیے تنقید کا نشانہ بنایا گیا چونکہ انہوں نے روایتی حب الوطنی کے نعرے استعمال نہیں کیے۔ سدرشن نیوز جیسے اداروں نے اس معاملے کو اپنی پرانی زہریلی تھیوری "یو پی ایس سی جہاد" کا رنگ دینے کی کوشش کی، اور "ہندو لیگل فنڈ" کی جانب سے مغربی بنگال کے ہوم سکریٹری کو باقاعدہ شکایت ارسال کی گئی۔ حیران کن بات یہ رہی کہ حکومت نے قابل افسر کا دفاع کرنے کے بجائے شکایت کے اگلے ہی دن اس افسر کا تبادلہ کر دیا۔ اس واقعے نے پورے ملک میں سیاسی اور سماجی سطح پر شدید ردعمل کو جنم دیا ہے۔ ترنمول کانگریس کی تیز طرار رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے اس پر دوٹوک موقف اختیار کرتے ہوئے افسوس ظاہر کیا کہ جہاں ایک طرف حکومت بین الاقوامی سربراہ اجلاسوں میں پریئر روم بنا کر سیکولرزم کی تشہیر کرتی ہے، واضح رہے کہ حال ہی میں نئی دہلی میں تعمیر کیے گئے جدید ترین کنونشن سینٹر بھارت منڈپم میں عالمی تقاریب اور سمٹس کے دوران مسلم مندوبین اور دیگر وفود کے لیے باقاعدہ پریئر رومز اور وضو وغیرہ کے لیے موزوں سہولیات کا انتظام رکھا گیا تھا تاکہ وہ اجلاس کی مصروفیات کے دوران بروقت نماز ادا کر سکیں۔ حکومت اور انتظامیہ ایسے عالمی فورمز پر بھارت کے کثیر مذہبی اور رواداری پر مبنی تشخص کو اجاگر کرتی ہے، جہاں ہر عقیدے کے احترام اور بنیادی آزادی کا عملی نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ ملکی مباحثوں اور عوامی بیانات میں ناقدین اکثر اس کا حوالہ دیتے ہیں کہ جب حکومت عالمی سربراہ اجلاسوں میں بین الاقوامی وفود کی مذہبی ضروریات کا مکمل خیال رکھتی ہے اور اسے سیکولرزم کی علامت کے طور پر پیش کرتی ہے، تو اندرونِ ملک بھی سرکاری اہلکاروں اور شہریوں کے انفرادی عقیدے اور دعائیہ کلمات کے احترام کا وہی پیمانہ برقرار رہنا چاہیے۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلم خاتون افسر کو ان کی ذاتی زبان اور ثقافتی اظہار کی بنیاد پر الگ تھلگ کیا جا رہا ہے"۔ جبکہ جمہوری حکومت اور آئین ہند کی رو سے عوام سے خطاب کے دوران السلام علیکم، آئندہ کے کسی ارادے پر ان شاءاللہ، یا کسی کے اچھے برتاؤ پر جزاک اللہ کہنا بالکل بھی غیر قانونی یا جرم نہیں ہے۔ آئینی تحفظ (دفعہ 19 اور 25): آئین ہند کی دفعہ 19 (1) (a) ہر شہری کو آزادیٔ اظہارِ رائے دیتی ہے اور دفعہ 25 ضمیر اور مذہب کی آزادی کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ اپنی گفتگو میں مذہبی، تہذیبی یا لسانی الفاظ کا استعمال مکمل طور پر اس حق کے دائرے میں آتا ہے۔ ہندوستان کی تعزیرات (یا نئے نافذ شدہ قوانین) میں ایسا کوئی ضابطہ موجود نہیں ہے جو کسی بھی زبان کے شائستہ اور دعائیہ الفاظ ادا کرنے پر پابندی لگاتا ہو۔ یہ الفاظ امن، سلامتی، دعا اور شکر گزاری کا مفہوم رکھتے ہیں جن میں کسی بھی قسم کی قانون شکنی کا کوئی پہلو نہیں پایا جاتا۔ جمہوریت میں شہریوں سے یہ توقع نہیں رکھی جاتی کہ وہ اپنی انفرادی یا مذہبی شناخت کو مٹا کر بات کریں۔ جس طرح دیگر مذاہب اور طبقات کے لوگ اپنے روایتی الفاظ (جیسے نمستے، جے ہند، پرنام، گاڈ بلیس یو) آزادی سے ادا کرتے ہیں، اسی طرح سلام اور دعائیہ کلمات کہنا بھی عام اور جائز حق ہے۔ سوشل میڈیا یا عوامی مباحثوں میں بعض تنگ نظر عناصر کی جانب سے ایسی باتوں پر اعتراض یا بیانات محض سیاسی و سماجی تعصبات کا نتیجہ ہوتے ہیں، ان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی۔ آپ قانوناً اور جمہوری طور پر یہ تمام کلمات ادا کرنے کے لیے پوری طرح آزاد ہیں۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے بھی اس اقدام کو نفرت کے آگے حکومتی ہتھیار ڈالنے سے تعبیر کیا اور آئی پی ایس ایسوسی ایشن سے اس غیر منصفانہ رویے کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ اس پورے تنازعے نے ملک کے انتظامی ڈھانچے میں موجود تضادات کو بھی بے نقاب کیا ہے۔ ناقدین اس کی مثال اتر پردیش کے پولیس افسر انوج چودھری سے دے رہے ہیں، جنہوں نے پولیس کی وردی میں نہ صرف مذہبی رتھ یاترا میں شرکت کی بلکہ ہاتھ میں گدا بھی اٹھائے نظر آئے، مگر تادیبی کارروائی کے بجائے انہیں ترقی سے نوازا گیا۔ اس کے برعکس، بشریٰ بانو کی جانب سے محض سلام اور دعائیہ کلمات کا استعمال حکام کو ناگوار گزرا۔

آئینی اقدار اور تنوع پر ضرب: جیسا کہ سابق بیوروکریٹ آشیش جوشی نے بجا طور پر نشان دہی کی، بھارت کی اصل طاقت اس کے کثیر الثقافتی اور تکثیری وجود میں ہے۔ سرکاری وردی پہننے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ایک شہری یا افسر اپنی مذہبی اور لسانی شناخت سے دستبردار ہو جائے۔ ڈاکٹر بشریٰ بانو کا کلمات کا انتخاب ان کے ذاتی عقیدے کا مظہر تھا، نہ کہ اپنے فرائض یا ملک سے انحراف کا ثبوت۔ جب سوشل میڈیا کے متعصبانہ ٹرولز اور زرد صحافت کے دباؤ میں آ کر انتظامیہ اپنے ہی مخلص اور محنتی افسران کی منتقلی پر اتر آئے، تو اس سے پورے بیوروکریٹک نظام میں مایوسی اور تفریق کا پیغام جاتا ہے۔ ہندوستان کے وسیع تر مفاد میں یہ ضروری ہے کہ میرٹ، آئینی تحفظ اور رواداری کو تنگ نظری اور فرقہ وارانہ دباؤ پر ترجیح دی جائے۔ ڈاکٹر بشریٰ بانو کا تعلق ریاست اتر پردیش کے ضلع قنوج سے ہے۔ وہ 1980 کی دہائی کے اوائل میں ایک روایتی اور تعلیم دوست خاندان میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے اپنی ابتدائی اسکول کی تعلیم اپنے آبائی علاقے (قنوج/علی گڑھ) کے مقامی اسکولوں سے حاصل کی۔ اسکول کے بعد انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (AMU) کا رخ کیا۔ وہاں سے انہوں نے گریجویشن کے بعد ایم بی اے (MBA) کیا اور بعد ازاں بزنس ایڈمنسٹریشن/مینجمنٹ کے شعبے میں پی ایچ ڈی (PhD) کی ڈگری مکمل کی، جس کی بدولت ان کے نام کے ساتھ 'ڈاکٹر' کا سابقہ لگتا ہے۔ پی ایچ ڈی کے بعد انہوں نے تدریس کا پیشہ اختیار کیا اور سعودی عرب کی ایک معروف یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ان کی شادی ڈاکٹر اسمر حسین سے ہوئی، جو خود بھی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تدریسی شعبے سے وابستہ رہے ہیں۔ دو بچوں کی والدہ ہونے اور تدریسی مصروفیات کے باوجود انہوں نے سول سروسز کی تیاری شروع کی۔ انہوں نے ملازمت ترک کر کے وطن واپسی کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ریزیڈنشل کوچنگ اکیڈمی (RCA) سے رہنمائی لی۔ 2018 کے یو پی ایس سی امتحان میں ابتدائی کامیابی (آئی آر پی ایس وغیرہ) کے بعد دوبارہ کوشش کی اور UPSC CSE 2020 (2021 بیچ) میں 277 واں رینک حاصل کر کے انڈین پولیس سروس (IPS) کے لیے منتخب ہوئیں۔ 2021 بیچ کی آئی پی ایس افسر بشریٰ بانو کا تعلق مغربی بنگال کیڈر سے ہے۔ ان کی ابتدائی تعیناتی ہوگلی رورل میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے طور پر ہوئی تھی۔ رواں سال جون میں انہیں ترقی دے کر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بنایا گیا تھا اور اس کے بعد انہیں کھڑگ پور میں تعینات کیا گیا۔ تازہ حکم کے بعد اب بشریٰ بانو اسٹیٹ آرمڈ پولیس کی چوتھی بٹالین میں ڈپٹی کمانڈنٹ کے عہدے پر اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھالیں گی۔ مغربی بنگال اسٹیٹ آرمڈ پولیس (SAP) کی 4th بٹالین کا ہیڈکوارٹر قصبہ، رائے گنج (ضلع اتر دیناج پور) میں واقع ہے۔

3
روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
18 Sept. 2026

برہانی نیشنل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیرِاہتمام جشنِ عید میلاد النبی ﷺ ومیلادِ میمون

اساتذہ اور خادمین کی خدمات کا اعتراف قابلِ تحسین اقدام ہے: سید حسین اختر

اورنگ آباد: ۷ا ستمبر (نامہ نگار): برہانی نیشنل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیرِاہتمام برہانی گروپ آف اسکولس کی جانب سے جشنِ عید میلاد النبی ﷺ ومیلادِ میمون کے موقع پر ایک نورانی و روح پرور محفل کا انعقاد کیا گیا۔محفل میں سیدنا ڈاکٹر محمد برہان الدینؒ اور سیدنا مفضل سیف الدین صاحب (طعش) کی یومِ ولادت کو میلادِ میمون کے طور پر منایا گیا۔تقریب کی صدارت عامل اورنگ آباد مرتضیٰ بھائی صاحب نعمانی نے کی، جبکہ مہاراشٹر راجیہ اردو اکیڈمی کے صدر سید حسین اختر، صدر تنظیمِ ائمہ مساجد حافظ اقبال احمد انصاری اور مہمانِ اعزازی ڈاکٹر اشفاق انصاری، سربراہ شعبۂ ناک، کان وگلا، ایم جی ایم کالج وہسپتال، بطور مہمانان شریک ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ برہانی گروپ آف اسکولس کے طلبہ نے اسمائے حسنیٰ، نعتِ رسولِ اکرم ﷺ، سیرتِ طیبہ ﷺ اور مدحِ سیدنا صاحب پر مبنی مختلف پروگرام پیش کیے۔طلبہ کی پُراعتماد اور مترنم پیشکشوں کو حاضرین نے سراہا۔ اس موقع پر برہانی نیشنل انگلش پرائمری اسکول کے اسکول ترانے کی رونمائی بھی عمل میں آئی، جبکہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر منعقدہ خطاطی مقابلے کے فاتحین میں انعامات تقسیم کیے گئے۔تقریب کا نمایاں پہلو برہانی گروپ آف اسکولس کے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کی حوصلہ افزائی تھا۔سوسائٹی کی جانب سے صدور مدارس، اساتذہ اور خادمین کو تحائف پیش کیے گئے، جبکہ سیدہ نجمہ اور حنا کوثر کی بیس سالہ تدریسی خدمات کے اعتراف میں کولڈ کوائن سے نوازا گیا۔سید حسین اختر نے اپنے خطاب میں کہا کہ اساتذہ کے ساتھ خادمین کی خدمات کا اعتراف بھی ایک عظیم اور قابلِ تحسین اقدام ہے۔انہوں نے سوسائٹی، اساتذہ اور طلبہ کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ادارے کی تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کی تعریف کی اور مستقبل میں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔حافظ اقبال احمد انصاری نے پروگرام کی شاندار تیاری پر منتظمین کو مبارکباد دی، جبکہ ڈاکٹر اشفاق انصاری نے طلبہ کے نظم و ضبط اور اساتذہ کی محنت کو سراہا۔صدارتی خطاب میں مرتضیٰ بھائی صاحب نعمانی نے سیرتِ رسولِ اکرم ﷺ کی عملی پیروی اور نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔آخر میں برہانی نیشنل ایجوکیشن سوسائٹی کے سی ای او ڈاکٹر انصاری ابرار احمد نے تمام مہمانان، اساتذہ، طلبہ اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔محفل کا اختتام وظیفۂ شکر اور راشٹر گیت کے ساتھ ہوا۔

جمعیۃ علماء کے زیراہتمام امراوتی میں دینی تعلیمی بیداری وسیرت النبی ﷺ اجلاسِ عام کا شاندار و کامیاب انعقاد

نسلِ نو کو دینی تعلیم سے جوڑنا اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے: مولانا ندیم صدیقی

امراوتی۔ 17 ستمبر 2026 (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء شہر وضلع امراوتی کے زیرِ اہتمام العزیز فنکشن ہال، بلگاؤں روڈ میں ایک عظمت و برکت سے بھرپور عظیم الشان "دینی تعلیمی بیداری وسیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلاسِ عام" نہایت تزک واحتشام کے ساتھ بصدارت حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) اور مولانا مفتی روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) کی سرپرستی میں منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری حماد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور حافظ صابر شاہ صاحب کے نعتیہ کلام سے ہوا۔مولانا شیخ ریحان مظاہری (صدر جمعیۃ علماء ضلع امراوتی) نے تحریکِ صدارت پیش کی، جس کی مولانا نعیم صاحب نے تائید کی، مولانا توصیف خان قاسمی اور مولانا محسن ندوی نے نظامت کا فریضہ انجام دیا، اس روحانی واصلاحی پروگرام میں شہر وضلع بھر سے عوام وخواص، علماء، ائمہ اور معلمین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔اس موقع پر صدر اجلاس حافظ محمد صدیقی صاحب نے تربیتی اجلاس کے اغراض و مقاصد اور جمعیۃ علماء کے تنظیمی و دعوتی کام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کارکنان کو اخلاص، نظم وضبط اور مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دینے کی تلقین کی۔انہوں نے کہا کہ تنظیمی کام اسی وقت نتیجہ خیز ہوسکتا ہے جب ذمہ داران اور کارکنان اپنے علاقوں میں عملی طور پر متحرک رہیں اور دینی و تعلیمی بیداری کے کام کو ترجیحی بنیادوں پر آگے بڑھائیں۔انہوں نے بچوں کی صحیح اسلامی تربیت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہمارے تمام مسائل کا حل سیرتِ طیبہ کی پیروی اور دینی تعلیمات سے پختہ وابستگی میں مضمر ہے۔اجلاس کے مہمان خصوصی نواسہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی سید محمد عفان صاحب منصور پوری (شیخ الحدیث و صدر المدرسین مدرسہ جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، صدر جمعیۃ علماء وصدر دینی تعلیمی بورڈ اترپردیش) نے اپنے پُرمغز خطاب میں دینی وملی ذمہ داریوں کی ادائیگی، اصلاحِ معاشرہ، دعوت وتبلیغ اور عوام میں دینی شعور و بیداری پیدا کرنے کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں امت کے ہر فرد کو اپنی دینی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے قرآن وسنت سے وابستگی، اخلاق و کردار کی اصلاح اور معاشرے میں دینی اقدار کے فروغ کے لیے مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔مولانا مفتی روشن شاہ صاحب نے عوام میں دینی تعلیم کے فروغ، مکاتب کے قیام واستحکام اور دینی ماحول کی تشکیل کی ضرورت پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے ذمہ داران سے کہا کہ دینی تعلیم کے کام کو محدود دائرے تک نہ رکھا جائے بلکہ اسے ہر محلے، بستی اور گاؤں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔مفتی عبدالرحمن صاحب (اشرفی، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے دینی تعلیم کی ضرورت، نئی نسل کی دینی تربیت اور معاشرے میں دینی شعور پیدا کرنے کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دینی تعلیم محض ایک فرد کی اصلاح تک محدود نہیں بلکہ پورے معاشرے کی فکری و اخلاقی تعمیر کا ذریعہ ہے۔قاری نصیر الہدیٰ صاحب نے دینی مکاتب و مدارس میں تعلیم کے مؤثر طریقوں، طلبہ کی تربیت، اساتذہ کی ذمہ داریوں اور تعلیم کو آسان و مؤثر بنانے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔آخر میں مولانا ریحان صاحب مظاہری نے اظہارِ تشکر پیش کیا اور صدرِ اجلاس کی دعا کے ساتھ ایک روزہ تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔اجلاس کے شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اجلاس میں پیش کی گئی رہنمائی اور تربیتی نکات کو عملی میدان میں نافذ کرنے کی کوشش کی جائے گی اور دینی تعلیم، اصلاحِ معاشرہ اور تنظیمی سرگرمیوں کو مزید مضبوط و مؤثر بنانے کے لیے مسلسل جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔اجلاس کو کامیاب بنانے میں جمعیۃ علماء ضلع امراوتی کے عہدے داران و اراکین نے اہم کردار ادا کیا۔اجلاس میں شہر کے علماء کرام، ائمہ مساجد اور شرکاء بڑی تعداد میں شریک تھے۔

اقراء اردو ہائی اسکول وجونیئر کالج سالار نگر میں یوم اوزون کا انعقاد

جلگاؤں: ۷ا ستمبر (عقیل خان بیاولی): اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کے زیرِ انصرام اقراء اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج سالار نگر میں 16 ستمبر کو اوزون ڈے کا انعقاد پرنسپل نور محمد شیخ کی صدارت میں کیا گیا۔پنجم جماعت کی طالبہ عنایہ عامل کی تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا اغاز ہوا۔اغراض و مقاصد عتیق شیخ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کو ماحول کی آلودگی سے بچانے کے لیے، طلبہ کو ماحول کی آلودگی کی وجوہات کا علم ہوں۔ان کی مخفی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا جائے، طلبہ میں صاف صفائی کا جذبہ بڑھے اس کے لیے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر رضوان لطیف شیخ نے طلبہ کے بنائے ہوئے چارٹ نمائش کے متعلق خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ باتیں جو بچے سن کر سمجھ سکتے ہیں لیکن وہ باتیں تصاویری شکلوں میں ہوں تو زیادہ دیر پا وہ موثر رہتا ہے۔اس لیے جماعت ششم اور بارہویں کی طالبات نے چارٹس بنا کر اس پر اپنا اظہار خیال پیش کیا۔اس موقع پر خان محفوظہ، علم جغرافیہ کے لیکچرار سفیان شیخ، ڈاکٹر انیس الدین شیخ، رضوان شیخ کاشف انجم ان اساتذہ اکرام نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اوزون ڈے کی تفصیلی معلومات پیش کیں۔صدارتی خطبے میں نور محمد شیخ نے کہا کہ وقت کی ضرورت ہے کہ طلبہ کو آلودگی کے مسائل اور اس سے ہونے والی بیماریوں، اس کی روک تھام کیسے کر سکتے ہیں اس کے اس کے بارے میں جو سرگرمی لی گئی اس سے ضرور طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔مزید کہا کہ اپنے آس پاس پیڑ لگا کر ماحول کو خوشگوار بنائیں۔ صاف صفائی کا خاص خیال رکھیں۔کسی بھی قسم کی آلودگی کے مسئلے کو حل کرنا یہ ہر شہری، ہر قوم و ملت اور ہر ملک کا کام ہے۔نظامت کا فریضہ ارتکاز سید نے تو رسم شکریہ رضوان نے ادا کیے۔

خان نوید الحق کا اکولہ آمد پر اردو اساتذہ کی جانب سے استقبال و اعزاز

اکولہ: ۷ا ستمبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی): اکولہ مہانگر پالیکا کے اردو اساتذہ کی جانب سے بال بھارتی، پونے کے اسپیشل اردو آفیسر خان نوید الحق کی اکولہ آمد پر اسکول نمبر 7، نائے گاؤں میں ایک پُروقار استقبالیہ و اعزازی نشست کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر اکولہ مہانگر پالیکا کے مختلف اردو اسکولوں کے صدر مدرسین اور اساتذہ بڑی تعداد میں موجود رہے۔خان نوید الحق کی اردو زبان و ادب اور تعلیمی میدان میں گراں قدر خدمات کے اعتراف میں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا اور انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔اس موقع پر اردو بال بھارتی کی لسانی کمیٹی کے رکن ڈاکٹر محسن امین اور شاعر و معلم نعیم فراز بھی خصوصی طور پر موجود تھے۔نشست کے دوران خان نوید الحق نے اردو بال بھارتی، پونے میں جاری درسی کتابوں کی تیاری، نظرِ ثانی اور دیگر لسانی امور پر اساتذہ سے تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔ انہوں نے اساتذہ کے خیالات، تجاویز اور تجربات بھی معلوم کیے اور اردو زبان کی تدریس کو مزید مؤثر بنانے کے حوالے سے مفید ہدایات و نصیحتوں سے نوازا۔ بال بھارتی میں 35 سالہ درسی کتب کی ترتیب و تدوین کا تجربہ اور مشاہدات کی روشنی میں انہوں نے اساتذہ پر زور مطالبہ کیا کہ وہ طلبہ میں اردو زبان و ادب سے محبت پیدا کرنے کے ساتھ مطالعے اور تخلیقی صلاحیتوں کو بھی فروغ دیں۔اس موقع پر صدر مدرس شیخ رحمان، صدر مدرس محمد انیس، صدر مدرس عبدالعزیز، صدر مدرس عبدالحفیظ، صدر مدرس عرفان الرحمان، صدر مدرس عقیل احمد اور اسکول نرشک انور حسین خصوصی طور پر موجود رہے۔نشست کے اختتام پر محمد وسیم الرحمن نے اظہارِ تشکر پیش کیا اور مہمانِ خصوصی سمیت تمام شرکائے نشست کا شکریہ ادا کیا۔آخر میں خان نوید الحق کے ہاتھوں اسکول کے احاطے میں شجرکاری بھی کی گئی۔ اس موقع پر اساتذہ نے شجرکاری کو ماحول کے تحفظ اور طلبہ میں درختوں سے محبت کا جذبہ پیدا کرنے کی جانب ایک خوبصورت قدم قرار دیا۔

جمیکا اور بھارت شانہ بشانہ اور باہمی تعاون کے ساتھ کھڑے ہیں: سفیر

نئی دہلی۔ 17 ستمبر۔ایم این این۔بھارت میں جمیکا کے ہائی کمشنر جیسن کیٹس میتھیوہال نے جمیکا اور بھارت کے درمیان دیرینہ تعلقات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک کثیر الجہتی فورمز پر" شانہ بشانہ اور باہمی تعاون کے ساتھ" کھڑے ہیں اور بین الاقوامی تنظیموں کے اندر بامعنی تبدیلی لانے کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔بدھ کے روز میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ہال نے کہا، یہ تعلقات 200 سال سے زائد عرصے پر محیط ہیں، اور حجم اور رقبے میں نمایاں فرق کے باوجود جمیکا اور بھارت کے درمیان بہت سی مشترکات پائی جاتی ہیں۔کثیر الجہتی فورمز پر جمیکا اور بھارت شانہ بشانہ اور باہمی تعاون کے ساتھ کھڑے ہو کر ناانصافی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور کثیر الجہتی نظام اور بین الاقوامی تنظیموں کے اندر بامعنی تبدیلی لانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی مضبوط تعلق ہے۔" جمیکا کے ہائی کمشنر نے وزیر اعظم نریندر مودی کو سالگرہ کی مبارکباد بھی پیش کی اور اس موقع پر جمیکا کا مخصوص جملہ "ہیپی بلیسڈ ارتھ سٹرانگ" استعمال کیا۔انہوں نے کہا،" جمیکا میں ہم صرف 'ہیپی برتھ ڈے' نہیں کہتے؛ ہم ہیپی بلیسڈ ارتھ سٹرانگ کہتے ہیں کیونکہ یہ اس دن کی نشاندہی کرتا ہے جب کوئی شخص اس دنیا میں آتا ہے۔میں بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی کو محبت کے ساتھ سالگرہ کی پُرتپاک اور دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پورے جمیکا کی جانب سے ہیپی بلیسڈ ارتھ سٹرانگ کہتا ہوں۔اس سے قبل مئی میں، بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمیکا کا دورہ کیا تھا، جو کسی بھی بھارتی وزیر خارجہ کا اس کیریبین ملک کا پہلا دوطرفہ دورہ تھا۔دورے کے دوران، جے شنکر نے جمیکا کے وزیر اعظم اینڈریو ہولنس اور وزیر خارجہ کامینا جانسن سمتھ کے ساتھ وسیع پیمانے پر بات چیت کی۔ ان مذاکرات میں دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور صحت، بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹلائزیشن، زراعت، تعلیم، سیاحت اور صلاحیت سازی کے شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے پر توجہ مرکوز کی گئی۔دورے کے دوران، دونوں فریقین نے صحت کے شعبے میں تعاون، ہیو لاسن شیئرر بلڈنگ کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے اور نشریات (براڈ کاسٹنگ) کے شعبوں میں مفاہمت کی تین یادداشتوں پر دستخط کیے۔دونوں فریقین نے ڈیجیٹل تبدیلی، ثقافت، کھیل اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کے اقدامات میں ہونے والی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا، جو بھارت اور جمیکا کے درمیان تعاون کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار کی عکاسی کرتا ہے۔

سیمیکون انڈیا 2.0 میں 200 چپ ڈیزائن کمپنیوں کو فروغ دینے کا ہدف: ویشنو

نئی دہلی۔ 17 ستمبر۔ایم این این۔ مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے جمعرات کے روز کہا کہ سیمیکون انڈیا 0.2 کے تحت ہندوستان میں سیمی کنڈکٹر سے متعلق مختلف ضروریات کے لیے چپس ڈیزائن کرنے والے کم از کم 200 اسٹارٹ اپس اور کمپنیوں کو فروغ دینے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔سیمیکون انڈیا 2026 کے دوران ویشنو نے کہا،"سیمیکون 0.2 میں ہمارا ہدف کم از کم 200 اسٹارٹ اپس اور کمپنیوں کو شامل کرنا ہے، جو ہندوستان میں سیمی کنڈکٹر کی مختلف ضروریات کے لیے چپس ڈیزائن کریں گی۔" انہوں نے بتایا کہ سیمیکون انڈیا 0.1 میں 105 اسٹارٹ اپس نے حصہ لیا تھا، جن میں سے تقریباً 20 کو مجموعی طور پر 800 کروڑ روپے کی وینچر کیپیٹل سرمایہ کاری حاصل ہوئی۔ ویشنو نے کہا کہ سیمیکون انڈیا 0.2 کا دوسرا اہم شعبہ مشینوں اور خام مال پر توجہ مرکوز کرے گا۔ان کے مطابق، تقریباً 5 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا گیا ہے، جس سے ملک میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ وزیر کے مطابق تیسرا شعبہ ڈسپلے، میموری، سیلکان، کمپاؤنڈ اور لاجک ٹیکنالوجی پر توجہ دے گا، جبکہ چوتھا شعبہ جدید پیکیجنگ یونٹس کی تیاری سے متعلق ہوگا۔انہوں نے کہا،" اوڈیشہ میں تھری ڈی پیکیجنگ یونٹ پہلے ہی قائم کیا جارہا ہے۔" ویشنو نے بتایا کہ پانچواں شعبہ تحقیق اور ترقی یعنی آر اینڈ ڈی پر توجہ مرکوز کرے گا۔اس کے تحت صنعت کی جدید ضروریات سے متعلق منصوبے صنعت اور تعلیمی اداروں کے باہمی تعاون سے شروع کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا،" یہ کام مکمل طور پر صنعت اور تعلیمی اداروں کی شراکت سے ہوگا۔ یہ کوئی الگ تھلگ تحقیق نہیں ہوگی بلکہ عملی ضرورتوں پر مبنی آر اینڈ ڈی ہوگی۔"سیمیکون انڈیا 0.2 کے چھٹے شعبے کے بارے میں ویشنو نے کہا کہ اس کا مرکز ہنرمند افرادی قوت کی تیاری ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ سیمیکون انڈیا 0.1 کے تحت 10 برسوں میں 85 ہزار ڈیزائن انجینئروں کو تربیت دینے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا، لیکن صرف چار برس میں 70 ہزار ڈیزائن انجینئروں کو تربیت دی جاچکی ہے۔انہوں نے کہا،"سیمیکون 0.2 میں ہمارا بڑا ہدف ٹیکنیشنز، کلین روم اور فیکٹری فلور کے لیے تربیت یافتہ افرادی قوت تیار کرنا ہوگا۔ ہمارا ہدف ایک لاکھ افراد کو تربیت دینا ہے۔" ویشنو کے مطابق، تربیت حاصل کرنے والے افراد کو ہندوستان میں قائم ہونے والی فیکٹریوں میں براہ راست روزگار ملے گا اور وہ عالمی سطح پر بھی ہنرمند افرادی قوت کا حصہ بن سکیں گے۔ سیمیکون انڈیا 172026 سے 19 ستمبر تک منعقد ہو رہا ہے۔اس میں صنعت سے رابطے، پالیسی سازی اور بین الاقوامی شراکت داری پر توجہ دی جارہی ہے۔ وزارت الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مطابق اس کانفرنس کا انعقاد انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن، وزارت الیکٹرانکس وانفارمیشن ٹیکنالوجی اور عالمی صنعتی ادارے سیمی (SEMI) مشترکہ طور پر کر رہے ہیں۔ اس سال کانفرنس کا موضوع" سیلکان سے سسٹمز تک: ایک مکمل ایکو سسٹم کی تعمیر" رکھا گیا ہے۔ وزارت کے مطابق تقریب میں 15 ہزار مربع میٹر کے رقبے میں 600 سے زیادہ نمائش کنندگان شامل ہیں، جن میں 300 بین الاقوامی کمپنیاں بھی شامل ہیں۔

مشن موسم بھارت کی موسمیاتی تیاریوں کو تقویت دے رہا ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی۔ 17 ستمبر۔ایم این این۔وزارتِ ارضیاتی سائنس کے مرکزی وزیرِ مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج اوڈیشہ کے وزیرِ اعلیٰ شری موہن چرن ماجھی کی موجودگی میں، اوڈیشہ کے شہر سمبل پور میں بھارت کے 51 ویں جدید ترین ڈوپلر ویدر ریڈار کا ورچوئل (آن لائن) افتتاح کیا۔ یہ افتتاح بھارت کے موسمیاتی مشاہداتی بنیادی ڈھانچے میں ایک اہم اضافہ ہے اور اس کا مقصد مغربی اوڈیشہ اور ملحقہ علاقوں میں موسم کی پیش گوئی اور قبل از وقت انتباہ کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا ہے۔سمبل پور ریڈار کے فعال ہونے کے ساتھ ہی، گوپال پور اور پارادیپ میں تنصیبات کے بعد اب اوڈیشہ میں تین ڈوپلر ویدر ریڈار موجود ہیں، جبکہ قومی نیٹ ورک میں ان ریڈارز کی کل تعداد 51 تک پہنچ گئی ہے۔ یہ نئی سہولت مغربی اوڈیشہ میں موسم کے مشاہدے کو مضبوط کرے گی اور جنوبی جھارکھنڈ، شمالی چھتیس گڑھ اور شمالی آندھرا پردیش و مغربی بنگال کے کچھ حصوں جیسے ملحقہ علاقوں کے لیے بہتر موسمیاتی معلومات فراہم کرے گی۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے گزشتہ دہائی کے دوران بھارت کے موسمیاتی مشاہداتی بنیادی ڈھانچے میں ہونے والی تیز رفتار توسیع پر روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ 2014 میں ملک میں صرف 14 ڈوپلر ویدر ریڈار موجود تھے، جبکہ اب یہ نیٹ ورک بڑھ کر 51 تک پہنچ گیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ مشن موسم کے تحت مزید تقریباً 40 ریڈار لگانے کا منصوبہ ہے، جس سے ملک میں ڈوپلر ویدر ریڈارز کی کل تعداد تقریباً 81 ہو جائے گی۔وزیر موصوف نے کہا کہ یہ توسیع حکومت کی اس وسیع تر کوشش کا حصہ ہے جس کا مقصد شدید موسمی واقعات کا مشاہدہ کرنے، انہیں سمجھنے اور ان سے نمٹنے کے لیے بھارت کی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مشاہدے کی بہتر صلاحیتیں خاص طور پر ان علاقوں کے لیے اہم ہیں جو گرج چمک کے طوفانوں، آسمانی بجلی گرنے، شدید بارش اور موسم سے متعلق دیگر خطرات سے دوچار رہتے ہیں۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ سمبل پور ریڈار اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ یہ خطے میں مشاہدے کے ایک اہم خلا کو پُر کرنے میں مدد کرے گا۔ریڈار کے ذریعے حاصل ہونے والے اضافی مشاہدات موسمیاتی ایجنسیوں کی اس صلاحیت کو مضبوط بنائیں گے کہ وہ موسمی نظاموں کی نگرانی کر سکیں اور انتظامیہ نیز عوام کو زیادہ بروقت اور درست معلومات فراہم کر سکیں۔

امریکہ میں جی-20 توانائی کی وافر دستیابی سے متعلق وزارتی اجلاس

ہندوستان نے محفوظ، سستی اور قابل اعتماد توانائی کی ضرورت پر زور دیا

ہیوسٹن۔ 17 ستمبر۔ ایم این این۔بجلی اور ہاؤسنگ وشہری امور کے مرکزی وزیر جناب منوہر لال نے امریکی جی-20 صدارت کے تحت 14 سے 16 ستمبر- 2026 تک امریکہ کے شہر ہیوسٹن میں منعقدہ جی-20 توانائی کی وافر دستیابی سے متعلق وزارتی اجلاس میں ہندوستانی وفد کی قیادت کی۔ انہوں نے تین موضوعاتی ستونوں کے تحت ہونے والی بات چیت میں شرکت کی: توانائی کا تحفظ اور سستی بنیادی توانائی، اجازت ناموں کا عمل اور ضابطہ کاری کی کارکردگی اور اہم معدنیات و مضبوط اور لچکدار سپلائی چینز۔مرکزی وزیر نے اپنی گفتگو کے دوران اس بات پر زور دیا کہ محفوظ، سستی اور قابل اعتماد توانائی ترقی کے لیے ضروری ہے، خصوصاً ترقی پذیر معیشتوں کے لیے۔ انہوں نے مشترکہ بھلائی کو آگے بڑھانے کے لیے بین الاقوامی تعاون اور ممالک کے درمیان موجود باہمی تکمیلات سے فائدہ اٹھانے کی اہمیت پر زور دیا، جبکہ مختلف قومی حالات اور ترقیاتی ترجیحات کا احترام کرنے کی ضرورت بھی اجاگر کی۔انہوں نے بتایا کہ ہندوستان ایک مضبوط اور مستقبل کی ضروریات کے لیے تیار توانائی نظام تشکیل دے رہا ہے، جو بتدریج زیادہ ڈیجیٹل، غیر مرکزی اور صارف پر مرکوز ہو رہا ہے۔ انہوں نے بجلی کے شعبے میں ہندوستان کی نمایاں پیش رفت کو بھی اجاگر کیا۔ملک میں بجلی پیدا کرنے کی مجموعی نصب شدہ صلاحیت 552 گیگاواٹ تک پہنچ گئی ہے، جس میں نصف سے زیادہ صلاحیت غیر فوسل ایندھن کے ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستان نے اپنے قومی سطح پر مقرر کردہ تعاون (این ڈی سی) کے اہم اہداف مقررہ مدت سے پہلے حاصل کر لیے ہیں اور 2070 تک نیٹ زیرو حاصل کرنے کا طویل مدتی ہدف مقرر کیا ہے۔مرکزی وزیر نے ضابطہ کاری کی کارکردگی کو مضبوط بنانے، مسابقت کو فروغ دینے اور توانائی کے شعبے میں وسیع تر شرکت اور سرمایہ کاری کو آسان بنانے کے لیے ہندوستان کی جانب سے کی گئی مختلف اصلاحات کو اجاگر کیا۔ انہوں نے نیشنل سنگل ونڈو سسٹم، پریویش اور پی ایم گتی شکتی جیسی پہلوں کا ذکر کیا، جن سے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے منظوری کے عمل کو زیادہ قابل پیش گوئی اور منظم بنانے میں مدد ملی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گزشتہ 5 سالوں کے دوران برکس کے ساتھ بھارت کی تجارت میں 100 فیصد سے زائد اضافہ ہوا: ایسوچیم

نئی دہلی۔ 17 ستمبر۔ ایم این این۔ایسوچیم گلوبل ریسرچ اینڈ اسٹریٹجی سینٹر کی ایک تحقیقی رپورٹ، جس کا عنوان "برکس ممالک کا عروج 2030 تک برکس کو بھارتی برآمدات کو 200 ارب ڈالر تک بڑھانے کا موقع" ہے، کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں میں برکس کے ساتھ بھارت کی تجارت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے؛ یہ تجارت 2020-21 میں 203 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2025-26 میں 417 ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔گزشتہ دہائی کے دوران برکس رکن ممالک کی تجارتی کارکردگی (سامان کی تجارت کے حوالے سے) انتہائی متحرک رہی ہے، جس سے عالمی منڈیوں میں ان کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا اظہار ہوتا ہے۔ 2025-26 میں برکس کے شراکت دار ممالک کو بھارت کی برآمدات 96 ارب ڈالر رہیں۔ ایسوچیم کا ماننا ہے کہ ساؤتھ-ساؤتھ (جنوبی ممالک کے مابین) تعاون کو بڑھا کر 2030 تک بھارت کی برآمدات کو 200 ارب ڈالر تک پہنچایا جا سکتا ہے، کیونکہ اس سے بھارت کو روایتی منڈیوں سے ہٹ کر اپنی برآمدات کو متنوع بنانے کا موقع ملتا ہے۔ بھارتی کمپنیاں انجینئرنگ کے سامان، دواسازی، کیمیکلز، ٹیکسٹائل اور ملبوسات، آٹوموبائلز، الیکٹرانکس، معدنیات اور دھاتی مصنوعات، جواہرات اور زیورات، زرعی اور سمندری مصنوعات، قابل تجدید توانائی، صحت کی دیکھ بھال اور ڈیجیٹل خدمات سمیت مختلف شعبوں میں اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔تجارتی حرکیات پر مختلف عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، جن میں برکس پلس ممالک کی اقتصادی کارکردگی، ان کی تجارتی پالیسیاں اور عالمی اقتصادی منظرنامہ شامل ہیں۔بھارت کے لیے موقع صرف برکس پلس ممالک کو زیادہ برآمدات کرنے کا ہی نہیں ہے، بلکہ اپنی پیداوار، سورسنگ اور ویلیو چینز، ٹیکنالوجیز اور ادائیگیوں کے نظام وغیرہ کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ ان معیشتوں میں تیار کیے گئے بہترین طریقوں اور ایکو سسٹمز سے سیکھنے کا بھی ہے۔ابھرتی ہوئی بڑی معیشتوں میں، بھارت نے گزشتہ پانچ مالی سالوں (26-2021) کے دوران 7 فیصد سے زیادہ کی اوسط جی ڈی پی نمو دیکھی ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں بھی بھارت کی معیشت نے 8.7 فیصد نمو ریکارڈ کی۔تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت کے طور پر، بھارت اس بلاک کے دائرہ کار کو وسیع کرنے اور عالمی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی پیش رفت سے پیدا ہونے والے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مربوط حکمت عملی کو آسان بنانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ایسوچیم کے صدر نرمل کے منڈا نے کہا کہ اس بلاک کے ترقی پذیر اور ابھرتے ہوئے رکن ممالک کی بڑھتی ہوئی عالمی اہمیت، ترقی کے اس متحرک سفر کی عکاسی کرتی ہے جسے" لچک، جدت، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر" کے حقیقی جذبے کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔منڈا نے کہا کہ برکس (BRICS) کے فریم ورک کے تحت تجارت اور سرحد پار سرمایہ کاری کو بڑھانے کے لیے حالیہ اقدامات کئی ایسے شعبوں میں اہم محرک ثابت ہوں گے جہاں ترقی کی رفتار تیز ہے۔

صفحہ ۲ رسے آگے۔۔۔

لامقصدیت: مسلم نوجوان کی خاموش موت

جب سورج سَوا نیزے پر ہوگا، اس سخت گرمی میں وہ نوجوان اللہ کے عرش کے ٹھنڈے سائے میں ہوگا جس نے اپنی خواہشات پر اللہ کی اطاعت کو ترجیح دی۔حل کیا ہے؟ اصلاح کا راستہ تین نکات میں ہے: اول: فَفِرُّوا اِلَی اللہِ (الذاریات:50) ترجمہ: "اللہ کی طرف دوڑو" کے مصداق اپنے رب سے تعلق مضبوط کیا جائے۔یعنی دنیا کے دھوکے سے نکل کر اللہ کی اطاعت اور رحمت کی طرف پلٹ آؤ۔ دوم: اپنی ڈائری میں ایک سال کا واضح دینی و دنیاوی ہدف لکھا جائے۔سوم: موبائل اور صحبت کے لیے وقت متعین کیا جائے۔حضرت سعدی شیرازی نے فرمایا:

خیرے کُن اے فلاں وغنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

ترجمہ: نیکی کر اور عمر کو غنیمت جان، اس سے پہلے کہ اعلان ہو فلاں نہیں رہا۔

شیخ سعدیؒ اس شعر میں ہر انسان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اے انسان! اپنی زندگی کو غنیمت سمجھ اور کوئی نیک عمل کر لے، اس سے پہلے کہ کوئی تیری موت کا اعلان نہ کر دے۔ یہ شعر لا مقصدیت کے خلاف ایک زبردست تازیانہ ہے۔لا مقصدیت محض انفرادی سستی نہیں، بلکہ ایک اجتماعی اور تہذیبی بحران ہے۔ یہ بحران تعلیمی اداروں کی کارکردگی، خاندانی تربیت کے فقدان اور معاشرتی رہنمائی کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔اس کا حل وقتی ترغیب سے نہیں، بلکہ منظم فکری تربیت، مقصد کا تعین اور وقت کے صحیح استعمال کی عملی تربیت سے ممکن ہے وَالْعَصْرِ ، اِنَّ الْاِنسَانَ لَفِی خُسْرٍ ، اِلَّا الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ترجمہ: "زمانے کی قسم! انسان خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔" (سورۃ العصر) امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر صرف یہی ایک سورت نازل ہوتی تو انسان کی ہدایت کے لیے کافی تھی، کیونکہ اس میں کامیابی کا مکمل فارمولا، ایمان اور عمل صالح بتا دیا گیا ہے۔سورۂ عصر کا یہ اعلان درحقیقت لا مقصدیت کے خلاف سب سے بڑا منشور ہے۔خسارے سے بچنے کا راستہ صرف دو بنیادوں پر قائم ہے، ایمان جو مقصد دیتا ہے، اور عمل صالح جو اس مقصد کو حرکت دیتا ہے۔جس نوجوان نے ان دونوں کو تھام لیا وہی کامیاب ہے، اور جس نے انہیں چھوڑ دیا وہ چاہے کتنی ڈگریاں جمع کر لے یا کتنی ہی دولت اکٹھا کر لے وہ خسارے ہی میں رہے گا۔اللہ تعالیٰ امت کے نوجوانوں کو اس خسارے سے نکال کر بامقصد، باہمت اور باعمل زندگی عطا فرمائے۔آمین۔

ناندیڑ ڈویژن میں وسیع پیمانے پر 'سوچھتا ہی سیوا 2026' مہم کا آغاز

ڈویژنل ریلوے منیجر پردیپ کاملے نے افسران وملازمین کو صفائی کا حلف دلایا

ناندیڑ :۷ا؍ستمبر(ورق تازہ نیوز): بھارتی ریلوے کی جانب سے 17 ستمبر سے 2 اکتوبر 2026 تک 'سوچھتا ہی سیوا' مہم چلائی جارہی ہے۔ اس سال مہم کا موضوع 'صفائی میں شراکت؛ صاف بھارت، ترقی یافتہ بھارت' رکھا گیاہے۔مہم کےتحت ناندیڑ ڈویژن، جنوبی وسطی ریلوے کے ڈویژنل ریلوے منیجر پردیپ کاملے نے جمعرات 17 ستمبر 2026 کو ڈویژنل دفتر کے احاطے میں افسران اور ملازمین کو صفائی کا حلف دلایا۔ اس موقع پر صفائی اور ماحولیاتی ذمہ داری کے تئیں ناندیڑ ڈویژن کے عزم کو اجاگر کیا گیا۔تقریب میں ناندیڑ ڈویژن، جنوبی وسطی ریلوے کے ایڈیشنل ڈویژنل ریلوے منیجر سی۔ ایچ۔کلیان راجو سمیت مختلف شعبوں کے سربراہان موجود تھے۔'سوچھتا ہی سیوا' مہم کا اختتام 2 اکتوبر 2026 کو ہوگا۔ مہاتما گاندھی کی یوم پیدائش کے موقع پر اس دن کو'سیوا دیوس' یعنی اجتماعی خدمت کے دن کے طور پر منایا جائے گا۔ اس کے علاوہ بھارتی ریلوے کی جانب سے'سوچھتا پکھواڑہ 2026' یکم سے 15 اکتوبر 2026 تک اور'خصوصی مہم 0.6' 2 سے 31 اکتوبر 2026 تک چلائی جائے گی۔'سوچھتا ہی سیوا 2026' اور'سوچھتا پکھواڑہ 2026' کےتحت ریلوے کے نظام میں عوامی شراکت، صفائی اور مسلسل صفائی کی سرگرمیوں کو مزید تقویت دینے پر توجہ دی جائے گی۔'خصوصی مہم 0.6' کے تحت صفائی کو ادارہ جاتی سطح پر مستحکم کرنے، زیرالتوا امور کو نمٹانے، صفائی اور جگہ کے بہتر انتظام پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔اس سال الیکٹرانک کچرے یعنی ای ویسٹ کی مؤثر جمع آوری، درجہ بندی اور مناسب طریقے سے تلف کرنے پر بھی خصوصی توجہ دی جائے گی۔'سوچھتا ہی سیوا' مہم کے دوران ریلوے اسٹیشنوں،ٹرینوں اور ریلوے دفاتر میں صفائی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے مختلف سرگرمیاں انجام دی جائیں گی۔شہریوں میں صفائی کی اچھی عادات اپنانے اور انہیں مستقل طور پر برقرار رکھنے کے لیے بڑے پیمانے پر بیداری مہم بھی چلائی جائے گی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈویژنل ریلوے منیجر پردیپ کاملے نے افسران اور ملازمین سے 'سوچھتا ہی سیوا' مہم میں فعال طور پر حصہ لینے کی اپیل کی۔انہوں نے کہا کہ صفائی کے حلف کو روزمرہ کے کام کاج میں عملی طور پر نافذ کیا جانا چاہیے۔صفائی صرف خصوصی مہمات تک محدود نہیں رہنی چاہیے بلکہ اسے ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی کا مستقل حصہ اور عادت بننا چاہیے۔انہوں نے افسران وملازمین سے اپنے اہل خانہ،پڑوسیوں اورمعاشرے میں صفائی کے حوالے سے بیداری پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ریلوے کے احاطے اور اس کے آس پاس کے علاقوں کو صاف رکھنے میں فعال تعاون کرنے کی بھی اپیل کی۔

ناندیڑ میں خشک سالی کے خطرات،حکومت کسانوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے

نگران وزیر اتل ساوے کا ضلعی انتظامیہ کے ہمراہ تفصیلی جائزہ

ناندیڑ :۷ا؍ستمبر (ورقِ تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں خشک سالی کے بڑھتے ہوئے سائے اور فصلوں کی تشویشناک صورتحال کے پیشِ نظر حکومت نے ہنگامی اقدامات پر غور شروع کر دیا ہے۔ ریاست کے وزیر برائے بہبودِ پسماندہ طبقات،فروغِ ڈیری،غیر روایتی توانائی وفلاحِ خصوصی افراد اور ناندیڑ کے نگران وزیر اتل ساوے نے واضح کیا ہے کہ قحط جیسی موجودہ سنگین صورتحال میں ریاستی حکومت کسانوں کے ساتھ پوری مضبوطی سے کھڑی ہے اور انہیں ہرممکنہ مالی وانتظامی مدد فراہم کرنے کے لیے اعلیٰ حکومتی سطح پر بھرپور پیروی کی جائے گی۔ آج ضلعی صدر مقام پر خشک سالی کی صورتحال، فصلوں کے نقصانات، بارش کی کمی، آبی ذخائر اور بجلی کی فراہمی کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا،جس میں رکن اسمبلی بابو راؤ قدم کوہلیکر،ضلعی کلکٹر راہل کارڈیلے، ضلع پریشد کے اعلیٰ انتظامی افسر مہیش پاٹل، ضلعی سربراہِ پولیس ڈاکٹر نیلابھ روہن، ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر کرن امبیکر اور ضلعی ناظمِ زراعت دت کمار کلسائت سمیت آبپاشی، دیہی فراہمی آب، بجلی اور امورِ حیوانات کے محکموں کے اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران وزیر موصوف نے بارش میں طویل وقفے اور بے قاعدگی کے باعث سویابین، کپاس اور تور جیسی خریف کی فصلوں کو پہنچنے والے شدید نقصانات پر گہری تشویش کا اظہار کیا، کیونکہ بروقت بارش نہ ہونے سے فصلوں کی نشوونما رک چکی ہے اور کسانوں کو بھاری معاشی نقصان کا اندیشہ لاحق ہوگیا ہے۔نگران وزیر اتل ساوے نے تمام متعلقہ محکموں کو سخت ہدایت دی کہ کسانوں کو فوری راحت پہنچانے کے لیے زمینی حقائق پر مبنی ایک جامع رپورٹ ہنگامی بنیادوں پر تیار کر کے ریاستی حکومت کو ارسال کی جائے تاکہ امدادی اعلانات میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ انہوں نے افسران کو باہمی ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ دنوں میں پیدا ہونے والے ممکنہ بحران سے نمٹنے کے لیے ابھی سے ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے تاکہ عام شہریوں، خصوصاً کسانوں کو کسی قسم کی انتظامی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس موقع پر ڈیموں میں موجود آبی ذخائر اور پینے کے پانی کی دستیابی کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا،جس پر وزیر موصوف نے ہدایت دی کہ دستیاب پانی کا نہایت احتیاط اور کفایت شعاری کے ساتھ استعمال یقینی بنایا جائے۔میٹنگ کے دوران ضلعی کلکٹر راہل کارڈیلے نے فصلوں کی موجودہ صورتحال، بارش کے اعداد وشمار، فراہمی آب کے منصوبے اور بجلی کی مسلسل فراہمی پر تفصیلی بریفنگ دی، نیز مویشیوں کے لیے چارے کی کاشت اور عارضی بند تعمیر کر کے پانی روکنے جیسے احتیاطی اقدامات کا خاکہ بھی پیش کیا تاکہ اس قدرتی آفت کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کیا جاسکے۔

امن وامان کی بحالی کے لیے سخت اقدام

دو خطرناک عادی مجرم ایک سال کے لیے نظربند، ضلع انتظامیہ کے احکامات جاری

ناندیڑ :۷ا؍ستمبر (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں آئندہ تہواروں اور تقریبات کے دوران امن وامان کی فضا کو برقرار رکھنے اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے پولیس انتظامیہ نے عادی مجرموں کے خلاف نہایت جارحانہ مہم کا آغاز کر دیا ہے، جس کے تحت ضلعی کلکٹر راہل کارڈیلے نے بدھ کے روز ایک اہم فیصلہ صادر کرتے ہوئے ضلع کے دو خطرناک مجرموں کو ایک سال کی مدت کے لیے چھترپتی سمبھاجی نگر کے مرکزی قید خانے میں نظر بند کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔تفصیلات کے مطابق،ضلعی سربراہِ پولیس ڈاکٹر نیلابھ روہن کی خصوصی حکمتِ عملی کے تحت ضلع بھر میں'ٹو پلس اسکیم ※ نافذ کی گئی ہے،جس کے ذریعے ایسے عادی مجرموں کی ایک علیحدہ فہرست مرتب کی جارہی ہے جن کے خلاف دو یا دو سے زائد سنگین نوعیت کے مقدمات درج ہیں۔اسی مہم کے تسلسل میں، بابا نگر کے رہائشی پچیس سالہ نروتی عرف نیلیش راؤ صاحب گورٹھیکر اور ہرش نگر کے رہائشی پچیس سالہ سوربھ عرف بابی دیپک منیشور پر پولیس کی جانب سے مسلسل انتباہی کارروائیوں کے باوجود ان کے مجرمانہ طرزِ عمل میں کوئی بہتری نہیں آرہی تھی۔ صورتحال کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر نیلابھ روہن نے ان دونوں کی نظر بندی کی باقاعدہ تجویز ضلعی کلکٹر کو ارسال کی تھی، جسے فی الفور منظور کرتے ہوئے انتظامیہ نے ملزمان کو چھترپتی سمبھاجی نگر کے مرکزی قید خانے میں منتقل کر دیا ہے۔محکمہ پولیس کے اعداد وشمار کے مطابق، ضلع میں اب تک اس نوعیت کی سخت کارروائیوں کے تحت بیس عادی مجرموں کو پابندِ سلاسل کیا جا چکا ہے، جبکہ مزید ڈیڑھ سو سے زائد جرائم پیشہ افراد پولیس کی کڑی نگرانی میں ہیں، جن کے خلاف مستقبل قریب میں مکوکا اور ضلع بدری جیسے سخت قانونی اقدامات زیرِغور ہیں۔ضلعی سربراہِ پولیس نے جرائم پیشہ عناصر کو سخت انتباہ دیا ہے کہ امن پسند شہریوں کے لیے پریشانی کا باعث بننے والے کسی بھی شرپسند کو ہرگز بخشا نہیں جائے گا اور قانون کی بالادستی ہرصورت قائم رکھی جائے گی۔

ناندیڑ کو مثالی اور کچرے سے پاک بنانے کے لیے عوامی شمولیت ناگزیر:اتل ساوے

ناندیڑ :۷ا؍ستمبر (ورق تازہ نیوز): مراٹھواڑہ کے اس اہم ترین شہر کو ریاست کا ایک مثالی اور خوبصورت خطہ بنانے کے لیے انتظامیہ کے شانہ بشانہ شہریوں کا تعاون انتہائی ناگزیر ہے،اور ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے گھر کے ساتھ ساتھ گرد و پیش کو بھی صاف ستھرا رکھے۔ان خیالات کا اظہار ریاست کے وزیر برائے بہبودِ پسماندہ طبقات و فلاحِ خصوصی افراد اور ناندیڑ کے نگران وزیر اتل ساوے نے یومِ آزادیٔ مراٹھواڑہ کی مناسبت سے پرچم کشائی کے بعد شہر کی اہم شاہراہ پر واقع یادگارِ شہداء کے احاطے میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب کے دوران کیا۔اس پروقار تقریب میں نگران وزیر اور دیگر معزز شخصیات نے خود صفائی کر کے اور دیواروں پر رنگ و روغن کر کے 'صاف ناندیڑ،خوبصورت ناندیڑ ※ نامی وسیع مہم کا باقاعدہ افتتاح کیا۔اس موقع پر سابق وزیر اعلیٰ اور رکن پارلیمان اشوک چوہان، رکن اسمبلی امرناتھ راجورکر، بلدیاتی ناظمہ کویتا مڑے، بلدیاتی کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار، نائب ناظم دیپک سنگھ راوت، مجلسِ قائمہ کے صدر وریندر سنگھ گاڑی والے، ایوان کے رہنما مہیش کنک ڈنڈے، بہبودِ اطفال وخواتین کی صدر سدچھا سونی پاٹل اور دیگر اعلیٰ بلدیاتی افسران و اراکین سمیت شہریوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے رکن پارلیمان اشوک چوہان نے شہریوں سے اپیل کی کہ آئندہ آنے والے تہواروں کا استقبال ایک صاف اور خوبصورت ماحول میں کیا جائے،اور یہ صفائی مہم محض ایک دن تک محدود رہنے کے بجائے ایک مسلسل عوامی تحریک کی شکل اختیار کرے۔ بلدیہ عظمیٰ ناندیڑ کی جانب سے شروع کی گئی اس وسیع تر مہم کا بنیادی مقصد شہر کو مکمل طور پر غلاظت سے پاک کرنا ہے، جسے یومِ آزادیٔ مراٹھواڑہ اور وزیر اعظم کے یومِ پیدائش کے موقع پر ایک خصوصی خدماتی عزم کے طور پر شروع کیا گیا ہے۔اس مہم کے تحت شہر کی اہم سڑکوں کے ساتھ ساتھ اندرونی گلیوں، محلوں اور چوراہوں کی گہری صفائی کی جائے گی، جبکہ سڑکوں کے درمیانی حصوں کی تزئین و آرائش،عوامی مقامات کی دیواروں کی رنگائی اور درختوں کی تراش خراش پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔چونکہ آئندہ دنوں میں گنیش اتسو اور درگا اتسو جیسے بڑے تہواروں کے دوران شہر میں عقیدت مندوں کا بھاری ہجوم متوقع ہے، اس لیے تمام اہم مذہبی مقامات،عبادت گاہوں کے احاطوں، مورتیوں کے اخراج کے راستوں اور تہوار کی گزرگاہوں پر صفائی کے خصوصی انتظامات کیے جائیں گے، جہاں دن رات صفائی اور کچرا اٹھانے کا معقول بندوبست ہوگا۔ اس مہم کو کامیاب بنانے کے لیے بلدیاتی انتظامیہ نے تمام غیر سرکاری فلاحی تنظیموں، تہوار کمیٹیوں، نوجوانوں،طلبہ اور عام شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس کارِخیر میں انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

کھلے میں اور لاپروائی سے بدبودار کچرے کی خطرناک نقل وحمل

۳؍ہائیوا گاڑیوں کے خلاف مقدمہ،ناندیڑ دیہی پولیس کی کارروائی

ناندیڑ :۷ا؍ستمبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ دیہی پولیس تھانے کی جرائم تفتیشی ٹیم (ڈی بی ٹیم) نے گشت کے دوران کارروائی کرتے ہوئے انسانی جان اور صحت کے لیے خطرہ پیدا کرنے والے انداز میں کھلے عام بدبودار کچرے کی نقل و حمل کرنے والی 3 ہائیوا گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ پولیس نے گاڑیوں کے ڈرائیوروں، مالکان اور متعلقہ کچراڈپو کے ذمہ دار افراد کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ 16 ستمبر 2026 کی رات ناندیڑ دیہی پولیس تھانے کی جرائم تفتیشی ٹیم حدود میں گشت کر رہی تھی۔اس دوران ٹیم نے دیکھا کہ سڈکو کی جانب سے کچھ ہائیوا گاڑیاں انتہائی بدبودار کچرے سے اوپر تک بھری ہوئی تھیں اور انہیں بغیر کسی ترپال سے ڈھانپے لے جایا جا رہا تھا۔ کچرے میں موجود پلاسٹک کی تھیلیاں، کپڑے کے ٹکڑے، مٹی اور کیچڑ سڑک پر گر رہے تھے اور انتہائی لاپرواہی سے کچرے کی نقل وحمل کی جارہی تھی۔ اس کے باعث سڑک پر ٹریفک میں رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی اور شہریوں کی صحت وزندگی کے لیے سنگین خطرہ لاحق تھا۔جرائم تفتیشی ٹیم نے ان گاڑیوں کو آر ٹی او دفتر کے سامنے روک کر ڈرائیوروں اور مالکان سے پوچھ گچھ کی۔تحقیقات میں گاڑیوں اور متعلقہ افراد کی تفصیلات درج ذیل سامنے آئیں: 1۔ ہائیوا نمبر MH 26 DB 7717 کا ڈرائیور پرجول سداشیو دھودمل، عمر 21 سال، ساکن دھانورا، تعلقہ پورنا،ضلع پربھنی، جبکہ گاڑی کا مالک گجانن کسن راؤ ہمبردے، ساکن وشنوپوری،تعلقہ وضلع ناندیڑ ہے۔ 2۔ ہائیوا نمبر MH 01 C V 2397 کا ڈرائیور شیولنگ سمبھاجی سنکیکر،عمر 36 سال، ساکن لال واڑی،تعلقہ وضلع ناندیڑ، جبکہ گاڑی کا مالک پون پانڈورنگ کالے، ساکن قدیم کوٹھا،تعلقہ وضلع ناندیڑ ہے۔ 3۔ ہائیوا نمبر MH 40 BL 6105 کا ڈرائیور زہری نام دیو دھت راج،عمر 49 سال، ساکن جاناپوری،تعلقہ لوہا،ضلع ناندیڑ، جبکہ گاڑی کا مالک سدانند سنجے پیوڈ، ساکن پونے گاؤں، تعلقہ وضلع ناندیڑ ہے۔ پولیس کی جانچ کے دوران ڈرائیوروں کے پاس کچرا منتقل کرنے کا کوئی قانونی اجازت نامہ موجود نہیں پایا گیا۔ پوچھ گچھ میں معلوم ہوا کہ مذکورہ بدبودار کچرا میونسپل کارپوریشن کے ڈمپنگ ڈپو سے ڈیرلا پھاٹا کے مقام پر واقع کان میں تلف کرنے کے لیے لے جایا جارہا تھا۔ انسانی جان اور صحت کے لیے خطرہ پیدا کرنے والے انداز میں کھلے عام بدبودار کچرے کی نقل وحمل کرنے والے مذکورہ 3 ہائیوا گاڑیوں کے ڈرائیوروں، مالکان اور کچراڈپو کے ذمہ دار افراد کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس تھانے میں مقدمہ نمبر 1209/2026 درج کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 125 اور 280 کے تحت درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن اور ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گورو کی رہنمائی میں ناندیڑ دیہی پولیس تھانے کے انچارج افسر اوم کانت چنچولکر، پولیس سب انسپکٹر آنند چوہان اور ان کی ٹیم کے پولیس اہلکار راجو جین کٹ، گروناتھ کارامنگے، زمیر، جادھو اور ہنوتا کدم نے انجام دی۔ناندیڑ پولیس نے واضح کیا ہے کہ عوامی سڑکوں پر انسانی صحت اور زندگی کے لیے خطرہ پیدا کرنے والے انداز میں کھلے عام کچرا، ملبہ یا خطرناک اشیا منتقل کرنے والوں کے خلاف آئندہ بھی سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

مراٹھواڑہ میں سینٹرل یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت

ناندیڑ :۷ا؍ستمبر (ورق تازہ نیوز): یومِ آزادیٔ مراٹھواڑہ اور سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ کے یومِ تاسیس کے موقع پر مراٹھواڑہ خطے میں اعلیٰ تعلیم کی موجودہ صورتحال اور مستقبل کے چیلنجز پر بحث ایک بار پھر زور پکڑ گئی ہے۔معروف ماہرِ تعلیم اور این ای ایس سائنس کالج ناندیڑ کے شعبہ ارضیات سے وابستہ پروفیسر آکاش اشوک کرنڈے نے اپنے ایک تفصیلی مقالے میں اس بات پر زور دیا ہے کہ مراٹھواڑہ میں تعلیمی اداروں کی تعداد میں تو اضافہ ہوا ہے،لیکن معیارِ تعلیم، تحقیقی مواقع اور روزگار پر مبنی نصاب کی اب بھی شدید کمی ہے، جس کے تدارک کے لیے خطے میں کم از کم ایک مرکزی یونیورسٹی کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ 17 ستمبر 1948 کو نظامِ حیدرآباد کے تسلط سے آزادی حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر، سوامی رامانند تیرتھ، شنکر راؤ چوہان اور دیگر رہنماؤں نے مراٹھواڑہ میں تعلیم کی بنیادیں مضبوط کیں۔اس وقت مراٹھواڑہ میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی (چھترپتی سمبھاجی نگر) اور سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی (ناندیڑ) کے زیرِانتظام تقریباً 945 کالجز کام کر رہے ہیں، جن میں سے اکثریت غیر امدادی اداروں کی ہے۔اعداد وشمار کے مطابق، مہاراشٹر جیسے ترقی یافتہ ریاست میں اب تک کوئی مرکزی یونیورسٹی نہیں ہے، جبکہ دیگر کئی ریاستوں میں یہ ادارے کامیابی سے چل رہے ہیں۔

مہاراشٹر کے دسویں اور بارہویں جماعت امتحان کے ٹائم ٹیبل کا اعلان

ممبئی :۷ا؍ستمبر (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کی جانب سے دسویں جماعت کے طلبہ کے لیے اہم خبر سامنے آئی ہے۔دسویں جماعت کے سالانہ امتحان 2027 کا شیڈول جاری کر دیا گیا ہے۔امتحان میں اچھے نمبر حاصل کرنے کے لیے طلبہ پہلے ہی تیاری میں مصروف ہیں۔جاری کردہ پروگرام کے مطابق دسویں جماعت کے تحریری امتحانات 15 فروری 2027 سے شروع ہوں گے اور 11 مارچ 2027 تک جاری رہیں گے۔وہیں بارہویں جماعت کے تحریری امتحانات 8 فروری سے 16 مارچ 2027 کے درمیان منعقد کیے جائیں گے۔امتحانات کی تاریخوں کے اعلان کے بعد دسویں جماعت کے طلبہ کے پاس اب امتحان کی تیاری کو مزید منظم کرنے کا موقع ہے۔طلبہ کو مشورہ دیا جارہا ہے کہ وہ جاری کردہ شیڈول کے مطابق اپنے مضامین کی تیاری مکمل کریں۔

ناندیڑ ڈویژن میں بڑی ٹکٹ جانچ مہم،540 معاملات سامنے آئے؛3.01 لاکھ روپے جرمانہ ومحصول وصول

ناندیڑ :۷ا؍ستمبر (ورق تازہ نیوز): مسافروں کو بغیر ٹکٹ یا غیر قانونی طریقے سے سفر کرنے سے روکنے، ریلوے کے محصول کے تحفظ اور سفر کے دوران قواعد کی پابندی یقینی بنانے کے لیے ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے 15 ستمبر 2026 کو خصوصی ٹکٹ جانچ مہم چلائی گئی۔ یہ مہم صبح 4:30 بجے سے رات 8 بجے تک جاری رہی۔ اس خصوصی مہم میں ناندیڑ ڈویژن کے تمام ٹکٹ جانچ دستوں نے حصہ لیا۔مہم کی نگرانی اسٹنٹ کمرشل منیجر شیلش کمار سنگھ نے کی۔مجموعی طور پر 31 ٹکٹ جانچ ملازمین نے حصہ لیا اور 26 ٹرینوں کی جانچ کی گئی۔مہم کے دوران مجموعی طور پر 540 معاملات سامنے آئے، جن سے 3 لاکھ 1 ہزار 750 روپے کا محصول اور جرمانہ وصول کیا گیا۔بغیر ٹکٹ سفر کے 313 معاملات سامنے آئے، جن میں 87 ہزار 860 روپے کرایہ اور 1 لاکھ 57 ہزار 265 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔غیر باقاعدہ سفر کے 31 معاملات میں 4 ہزار 5 روپے کرایہ اور 15 ہزار 500 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ اسی طرح بغیر بک کرائے سامان لے جانے کے 196 معاملات سامنے آئے، جن سے 37 ہزار 120 روپے وصول کیے گئے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر شروع کرنے سے قبل درست اور جائز ٹکٹ ضرور حاصل کریں اور پورے سفر کے دوران اسے اپنے پاس رکھیں۔ٹکٹ بک کرتے وقت سفر کی کلاس، منزل اور مسافروں کی تعداد کی درست معلومات درج کرنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔مسافروں سے کہا گیا ہے کہ مقررہ حد سے زیادہ سامان ساتھ لے جانے کی صورت میں اسے ریلوے کے قواعد کے مطابق بک کرائیں۔بغیر ٹکٹ یا غیر باقاعدہ طریقے سے سفر کرنے سے گریز کریں۔ ریلوے انتظامیہ نے مزید کہا کہ ٹکٹ خریدنے کے لیے صرف مجاز ٹکٹ کھڑکیوں، سرکاری آن لائن سہولتوں اور مجاز ڈیجیٹل ذرائع کا استعمال کیا جائے۔

'خدمت عزم مہم' کا آغاز، پربھنی ضلع میں مؤثر انداز میں عمل درآمد کی ہدایت

پربھنی، 17 ستمبر (ورق تازہ نیوز): وزیر اعظم نریندر مودی کے آئینی عہدے پر 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر پربھنی ضلع میں آج سے 17 اکتوبر تک 'خدمت عزم مہم' چلائی جائے گی۔مختلف سرکاری اسکیموں اور خدمات کا فائدہ زیادہ سے زیادہ شہریوں تک پہنچانا اور معاشرے کے آخری فرد کو ترقی کے دھارے میں شامل کرنا اس مہم کا بنیادی مقصد ہے۔ضلع انتظامیہ اس مہم کو مؤثر انداز میں نافذ کرے اور شہری بھی جوش وخروش کے ساتھ اس میں حصہ لے کر سرکاری اسکیموں اور خدمات سے استفادہ کریں، یہ اپیل سرپرست وزیر میگھنا ساکورے بورڈیکر نے کی۔ضلع کلکٹر دفتر میں آج چراغ روشن کر کے سرپرست وزیر میگھنا بورڈیکر کے ہاتھوں'خدمت عزم مہم' کا افتتاح کیا گیا۔اس موقع پر بیداری پیدا کرنے والے رہنما کیشو سیتارام ٹھاکرے کی سالگرہ کے موقع پر ان کی تصویر پر پھولوں کا ہار پیش کر کے خراج عقیدت بھی پیش کیا گیا۔سرپرست وزیر میگھنا بورڈیکر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سے حکومت کی مختلف اسکیموں اور خدمات کو معاشرے کے آخری فرد تک پہنچانے پر توجہ دی گئی ہے۔متعدد عوامی فلاحی اسکیموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا گیا ہے۔ اسی طرز پر 'خدمت عزم مہم' کے ذریعے ضلع کے عام شہریوں تک عوامی فلاحی سرکاری اسکیمیں پہنچا کر اس مہم کو کامیاب بنایا جائے۔

پربھنی کا تاریخی ورثہ دنیا بھر تک پہنچانے کی اپیل

ضلع انتظامیہ کی جانب سے تیار کردہ 'پربھنی ضلع تاریخی ورثہ ورثہ، فن تعمیر، سیاحت کو فروغ دیں' کے عنوان سے کافی ٹیبل بک کے مراٹھی اور انگریزی ایڈیشن کی رونمائی سرپرست وزیر میگھنا بورڈیکر کے ہاتھوں کی گئی۔انہوں نے ضلع کے تاریخی اور ثقافتی ورثے سے متعلق معلومات فراہم کرنے والی اس کتاب کی ستائش کی اور اس کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔ سرپرست وزیر نے کہا کہ پربھنی ضلع کی تاریخی اور سیاحتی شناخت کو ملک بھر کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں پہنچانے کے لیے اس کافی ٹیبل بک کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔ملک کے مختلف ہوائی اڈوں پر بھی یہ کتاب دستیاب کرانے کی کوشش کی جائے۔ کافی ٹیبل بک کو بہترین انداز میں تیار کرنے پر سرپرست وزیر نے ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان کو تعریفی سند دے کر اعزاز سے نوازا۔ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان نے 'خدمت عزم مہم' کے تحت چلائی جانے والی مختلف سرگرمیوں اور اسکیموں کی تفصیلی معلومات پیش کیں۔انہوں نے کافی ٹیبل بک کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام افراد کا بھی شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر کافی ٹیبل بک کی تیاری میں تعاون کرنے والے ڈاکٹر آتمارام شندے کے نمائندے ڈاکٹر ڈولہارے، ملہاری کانت دیشمکھ، انیل سوامی، ڈاکٹر سیما نانوتے، پروفیسر انیل بڈگوجر، ناگیش جوشی، ڈاکٹر نیل کنٹھ کالداتے، وید ناتھ کالداتے، پرہلاد پوار، سدھارتھ کامبلے، سدھیر دیوے لاگاؤں کر، سنجے ٹھاکرے، اجول پنڈت، ضلع کلکٹر کے پرسنل اسٹنٹ روہت جیسوال اور ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ افسر و پربھنی ضلع تاریخی ورثہ کمیٹی کے چیف کوآرڈینیٹر پون کھانڈ کے کو بھی سرپرست وزیر کے ہاتھوں تعریفی اسناد دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر سرپرست وزیر میگھنا بورڈیکر کے ہاتھوں مختلف سرکاری اسکیموں کے مستحقین کو علامتی طور پر فائدے کے سرٹیفکیٹ اور منظوری کے احکامات تقسیم کیے گئے۔

Name Change

My old name is **RIZWANABEGUM SHAIKH MAHBOOB,** which now I am changing as new name **RIZWANA TABBASUM SHAIKH ISAKH.** Henceforth, all my correspondence will be done as per my new name. Please consider the same.
Address: House- No- 9- 7, Islampura, Itwara Nanded, PO: Itwara Nanded, DIST: Nanded, Maharashtra - 431604.

پرنٹر،پبلیشر ، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 ، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی